بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث القرآن

بیاد

حضرت العلامہ سید محمد داود غزنوی رحمہ اللہ

حضرت العلامہ محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

اہلحدیث

لاہور

مسلک اہلحدیث کا داعی

جلد: 46

۸ تا ۱۴ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ 27 فروری تا 5 مارچ 2015ء

شمارہ: 08

21ویں ترمیم کے بعد انتہا پسندی و فرقہ واریت میں اضافہ ہوا

امیر محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ

سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

جن کا جان، مال، گھر بار اسلام کے لیے وقف تھا!

قرآن و سنت کی روشنی میں

- عورتوں کا قبرستان جانا.....؟!
- عقیقہ اور والدہ کی وفات.....؟!
- حائضہ عورت کا میت کو غسل دینا.....؟!

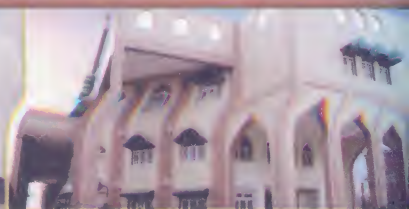

مرکزی مجلس شوریٰ کا انتخابی اجلاس

15 مارچ کو

جامعہ سعیدیہ خانیوال میں منعقد ہوگا۔

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

سکون قلب

ارشاد باری تعالیٰ: ﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝﴾ (الرعد)

''جولوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ یادرکھو اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔''

راحت وسکون اور اطمینان قلب انسان کے لیے بہت بڑی نعمت ہے۔ پرسکون زندگی گزارنے کی آرزو اور جستجو ہی انسان کو متحرک رکھتی ہے۔لیکن المیہ یہ ہے کہ جس ذات نے اس انسان کو پیدا فرمایا اور اس کے لیے بیش بہا نعمتوں کے ساتھ ساتھ اس نعمت عظمیٰ کا بندوبست فرمایا اس کی طرف انسان کا دھیان بہت کم ہے۔ مالک حقیقی کی طرف رجوع ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جو انسان کو ذہنی، جسمانی اور دماغی ہر لحاظ سے سکون اور راحت فراہم کرسکتا ہے۔ جبکہ اس کے برعکس انسان جتنے بھی جتن کرلے لیکن اس ذریعہ حقیقی کو نہ اپنائے تو اسے نا صرف یہ کہ ذہنی آسودگی حاصل نہ ہوگی بلکہ ہر چہار اطراف سے پریشانیوں میں گھرا رہے گا۔ ارشادِ باری ہے:

﴿وَ مَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝﴾ (الجن)

''اور جو شخص اپنے پروردگار کے ذکر سے منہ موڑ لے گا تو پھر اللہ تعالیٰ بھی اسے سخت عذاب میں مبتلا کردیں گے۔''

ایسی صورت میں اس پر ایک شیطان کو مسلط کردیا جاتا ہے جو ہر وقت اسے بے راہ روی، نفسانی خواہشات کی اتباع میں مگن رکھتا ہے۔ ضمیر کی آواز کو دبانے کی وجہ سے ہمیشہ پریشان حال اور افسردہ رہتا ہے:

﴿وَ مَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝﴾ (الزخرف)

''اور جو کوئی اللہ رحمن کے ذکر سے غافل رہے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کردیتے ہیں جو اس کے ساتھ رہتا ہے۔''

معیشت کی تباہی کی اصل وجہ بھی اللہ کے راستے اور اس کی یاد سے دوری واعراض اور شیطان کی پیروی ہے:

﴿وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۝﴾ (طٰہٰ)

''اور ہاں جو کوئی بھی میری یاد سے روگردانی کرے گا تو اس کی زندگی تنگی میں رہے گی اور ہم اسے بروز قیامت اندھا کرکے اٹھائیں گے۔''

اسی لیے قرآن میں صبح وشام اللہ کے ذکر میں مشغول رہنے کی تلقین فرمائی گئی ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ۝﴾ (الأحزاب)

''اے ایمان والو! اللہ کو خوب کثرت سے یاد کیا کرو اور صبح وشام اس کی تسبیح کرتے رہو۔''

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

فتنہ وفساد

فرمان نبوی ﷺ ہے: [عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا، حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيمَ قَتَلَ، وَلَا الْمَقْتُولُ فِيمَ قُتِلَ". فَقِيلَ: كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ؟ قَالَ: "الْهَرْجُ، الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ".] (مسلم)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک لوگوں پر ایسا وقت نہ آجائے کہ قاتل کو یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے کس سبب سے قتل کیا ہے اور مقتول کو یہ علم نہ ہو کہ وہ کس جرم میں قتل ہوا ہے۔'' آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ ایسے کس طرح ہو گا؟ فرمایا: ''فتنہ فساد کے ذریعے۔ قاتل اور مقتول دونوں آگ میں ہوں گے۔''

رسول مقبول ﷺ نے رب تعالیٰ کی قسم کھا کر اپنی امت کو یقین دلانے کے لیے فرمایا کہ دنیا کے ختم ہونے سے پہلے بہت سے فتنے فساد سر اٹھائیں گے' ان میں سے ایک فتنہ یہ بھی ہوگا کہ قاتل کو یہ معلوم نہیں ہوگا کہ وہ اپنے مدمقابل کو کیوں قتل کررہا ہے اور نہ ہی مقتول کو علم ہوگا کہ اسے کس جرم کی پاداش میں قتل کیا جارہا ہے۔

حضور ﷺ کو یقین دلانے کے لیے قسم کھانے کی ضرورت اس لیے محسوس ہوئی کہ وہ امن کا دور تھا' ایثار وقربانی ان کی عادت تھی' وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ بلا جواز اور بلا وجہ قتل وغارت شروع ہوجائے گی۔ اگرچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور ﷺ کی ہر بات کسی دلیل اور قسم کے بغیر مانتے تھے پھر بھی حضور ﷺ نے تاکید اور تائید کے لیے قسم کھائی۔ ان حالات کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ وہ وقت آچکا ہے' شر پسند عناصر بے گناہ شہریوں کو بے دھڑک قتل کررہے ہیں' دہشت گردوں کے مظالم کچھ بھی ہوں مگر جس شخص کو قتل کرتے ہیں اس سے ان کی کوئی ذاتی رنجش نہیں ہوتی اور نہ ہی اس معصوم شہری سے کوئی جرم سرزد ہوتا ہے کہ اسے قتل کردیا جائے۔

فتنہ وفساد کا زمانہ انتہائی خطرناک ہوتا ہے۔ اس دور میں حکومت کی ذمہ داری بہت حد تک بڑھ جاتی ہے کہ وہ تمام قسم کے مسائل کو بروئے کار لاکر شہریوں کی جان ومال کا تحفظ کرے اور شرعی قانون کے مطابق سزائیں دے۔ فتنے کے دور میں ہر کوئی دوسرے کو قتل کرنے کے درپے ہوتا ہے' اس لیے حضور ﷺ نے فرمایا: ''قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہیں۔'' قاتل اس لیے کہ اس نے ناحق قتل کیا ہے اور مقتول اس لیے کہ وہ اپنے قاتل کو قتل کرنا چاہتا تھا مگر کامیاب نہ ہوسکا' لیکن اگر کوئی ظلماً قتل ہوجائے تو وہ اس زمرے میں نہیں آتا۔

حرمت رسول ﷺ

نبی آخر الزماں، ختم الرسل، تاجدار انبیاء، سید المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ایک وقت آئے گا جب اسلام گارے اور پختہ اینٹوں سے بنے ہر گھر میں داخل ہو کر رہے گا۔ اس وقت اسلام ساری دنیا میں اپنی حقانیت کو تسلیم کروا رہا ہے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام کی پیش قدمی جس محاذ پر سب سے زیادہ ہے وہ یورپ اور امریکا ہیں۔ اسلام جس تیزی کے ساتھ وہاں داخل ہو رہا ہے اتنی ہی قوت کے ساتھ اس کو دبانے کے جابرانہ ہتھکنڈے استعمال ہو رہے ہیں لیکن یہ تو اتنا ہی ابھرے گا جتنا اسے دبانے کی کوشش ہوگی۔ یورپ و امریکہ میں بھگوان بنے بیٹھے شیطان، دلوں کی دنیا فتح کرنے اور کفر کے اندھیروں میں ایمان کی شمع روشن کرنے والے سچے دین کو پھلتا پھولتا دیکھ کر پریشان ہیں۔ اسلام کے تیزی سے پھیلاؤ سے انہیں اپنی شیطانی تہذیب کے برج الٹتے نظر آ رہے ہیں۔ مغرب اس وقت شدید بوکھلاہٹ کا شکار اور ہذیانی کیفیت میں مبتلا ہے۔ حواس باختہ اور شکست خوردگی کے عالم میں وہ نوراللہ کو اپنی پھونکوں سے بجھانے کی سرتوڑ سعی کر رہا ہے لیکن ؎

شعلۂ خدائی بھی کہیں بجھتا ہے
رہ گئے اپنا سا منہ لے کر بجھانے والے
نقش اسلام نہ اعداء کے مٹانے سے مٹا
مٹ گئے آپ جتنے تھے مٹانے والے

ماضی قریب میں سوئٹزرلینڈ نے اسلام کی راہ روکنے کے لیے مساجد کے میناروں پر پابندی لگائی، بیلجیئم کی پارلیمنٹ نے حجاب کو غیر قانونی قرار دے کر اس پر پابندی لگا دی' امریکہ میں ملعون پادری ٹیری جونز نے قرآن کریم کے نسخے جلانے کی جسارت کی اور ڈنمارک کے اخباروں نے پیارے نبی کریم ﷺ کے خاکے بنائے' جرمنی میں اسلام مخالف ریلیاں نکالی گئیں۔ اب دوسرے یورپی ممالک کی طرح فرانس کے اخبار ''چارلی ہیبڈو'' نے خاکے شائع کیے۔ اس پر جو ردعمل مسلمانوں کی طرف سے ہوا وہ سب کے سامنے ہے لیکن وہ اسے اظہار رائے کی آزادی قرار دے رہے ہیں۔ جو دراصل اسلام کو بدنام کرنے' اس کا راستہ روکنے اور اس کے ماننے والوں کی دل آزاری کی سازشیں ہیں۔

بات یہی ہے کہ عصر حاضر کے فرعون خود کو کفر کے نیل میں غرق ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ ان کے پاس اس کے سوا کوئی راستہ نہیں کہ وہ امت مسلمہ کے جذبات سے کھیل کر ان کی دل آزاری کا کوئی موقع ضائع جانے نہ دیں۔ اس لیے بدطینت کبھی گوانتاناموبے، کبھی افغانستان میں قرآن کو ٹشو پیپر بنا کر اور کبھی ان کے محبوب، مزمل و مدثر، صاحب الجود والکرم رحمۃ للعالمین نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کر کے اپنے ارادوں اور لائحہ عمل کا اظہار کرتے ہیں۔ عالم کفر نے بڑی سوچ بچار کے بعد یہ طے کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے دین کا راستہ روکنے کا ایک ہی حل ہے کہ نبیٔ رحمت محمد ﷺ کی باقاعدہ پلاننگ اور منصوبہ بندی کے ساتھ کردار کشی کی جائے، کاش! وہ ایسا کرنے سے پہلے مکہ کے تیرہ سالہ دور دعوت اور مزاحمتوں کا مطالعہ کرتے۔ آپ ﷺ کی کردار کشی جتنی اس دور کے ظالموں نے کی شاید اور کوئی نہ کر سکا۔ ابوجہل اور اس کے گماشتوں نے آپ ﷺ کے گلے میں چادر ڈال کر آپ کو مارنا چاہا۔ حالت سجدہ میں آپ ﷺ پر غلاظت لا کر ڈال دی۔ گالیاں، استہزاء اور جو کچھ ان سے ہو سکتا تھا حتیٰ کہ قتل کا منصوبہ تک بنایا لیکن ان کے روکنے سے بھلا اسلام رکا؟ اسلام تو سورج کی کرنوں سے بھی زیادہ تیزی سے پھیلا اور آپ کا نام نامی و اسم گرامی ہر دل کی دھڑکن بن گیا۔ آج بھی معرکہ حق و باطل اسی طرح جاری ہے۔ اب فرانس کے بدبختوں نے ہمارے نبی ﷺ کی عظمت و رفعت کو داغدار کرنے کے لیے اہانت آمیز خاکوں کی روش کو اپنایا، خاکے بنا کر اہانت رسول کی نئی راہ دکھانے والوں نے چاند پر تھوکنے کی کوشش کی لیکن ان کے اپنے منہ اس سے آلودہ ہو گئے۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن — پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

درس قرآن و حدیث	1
اداریہ	2
احکام و مسائل	4
نبیٔ رحمت کی رحمدلی اور بردباری (خطبۂ حرم)	6
سیرت طیبہ کا پیغام	9
سیدنا طلحہ بن عبیداللہؓ	10
حسد	12
فضائل جمعۃ المبارک	16
ڈاکٹر محمد بہاؤ الدین کی ''تاریخ اہلحدیث''	18
طب و صحت	22
اخبار الجماعۃ	24

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث''
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک
سالانہ ..... 500/- روپے
ششماہی ..... 300/- روپے
بذریعہ وی پی ..... 535/- روپے
بیرونی ممالک سے ..... 5500/- روپے
فی پرچہ ..... 15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''دلکشر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

مغرب کی طرف سے نبی مکرم ﷺ کی توہین کرنا' گستاخانہ فلمیں بنانا اور ان کے خاکے شائع کرنا معمول کی بات ہے' لیکن انہیں اس جسارت سے پہلے قرآن مجید کی اس آیت کو مع سیاق و سباق پڑھنا چاہیے کہ "اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ" اللہ ذوالجلال تو یقیناً اپنے رسول کے دفاع میں استہزاء کرنے والوں کے لیے کافی ہے۔ انہیں گستاخ سلمان رشدی' تسلیمہ نسرین اور ناروے وڈنمارک کے گستاخوں سے رابطہ کر کے پوچھ لینا چاہیے کہ آج وہ کس طرح نشان عبرت بن کر جی رہے ہیں۔ آج ہمیں دنیا کو بتانا ہے کہ جسے تم آزادئ اظہار رائے کہتے ہو یہ تو بدترین صحافتی دہشت گردی ہے۔ اگر تم اپنی دہشت گردانہ سرگرمیوں سے باز نہ آئے تو پھر تمہارے اصولوں کے مطابق مسلمان بھی اپنا لائحہ عمل غازی علم دین شہید اور عبدالرحمٰن عامر چیمہ کی صورت اختیار کریں گے۔ تم نہیں جانتے کہ مسلمان تو اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے نبی محمد ﷺ اس کو اپنے والدین، اولاد، عزیز و اقارب حتیٰ کہ اپنی جان سے زیادہ عزیز نہ ہو جائیں۔

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ ؐ بطحا کی حُرمت پر — خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

21ویں آئینی ترمیم کے بعد ملک میں مذہبی انتہا پسندی اور فرقہ واریت میں اضافہ ہوا ہے۔

فوجی عدالتوں کے حق میں ہیں مگر اس کا اطلاق صرف مذہبی لوگوں پر ہو گا تو انتشار پیدا ہو گا۔ امیر محترم

مرکزی مجلس شوریٰ کا انتخابی اجلاس 15 مارچ کو جامعہ سعیدیہ خانیوال میں منعقد کرانے کا فیصلہ' علماء کی گرفتاریوں کے خلاف 6 رکنی ایکشن کمیٹی قائم مجلس عاملہ اور کابینہ کا مشترکہ اجلاس

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ 21ویں آئینی ترمیم کے بعد ملک میں مذہبی انتہا پسندی اور فرقہ واریت میں اضافہ ہوا ہے۔ شکار پور، حیات آباد میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات اسی ردعمل کا نتیجہ لگتے ہیں۔ ہم فوجی عدالتوں کے حق میں ہیں مگر اسکا اطلاق صرف مذہبی لوگوں پر ہو گا تو انتشار پیدا ہو گا۔ سیاسی اور لسانی دہشت گردوں کو کھلا چھوڑنا اور صرف مذہب اور فرقہ سے وابستہ لوگوں کو لٹکانا ناانصافی ہے۔ جو بھی اسلام اور ملک کا دشمن ہے سب کو لٹکا دینا چاہیے۔ علماء کی گرفتاریوں کے خلاف علماء پر بھرپور مشتمل 6 رکنی کمیٹی قائم کر دی گئی، مرکزی مجلس شوریٰ کا انتخابی اجلاس 15 مارچ کو خانیوال میں منعقد کرانے کا فیصلہ۔ تفصیلات کے مطابق اتوار کے روز مرکزی جمعیت اہل حدیث کی مجلس عاملہ اور کابینہ کا اور مشترکہ اجلاس 106 راوی روڈ میں منعقد ہوا جس کی صدرات مرکزی امیر پروفیسر ساجد میر نے کی۔ اجلاس میں ملک کی سیاسی صورتحال سمیت دیگر امور کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں شکار پور اور حیات آباد میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات کی مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ دہشت گردی کے خلاف سیاسی، مذہبی اور عسکری قیادت کا ایک صفحہ پر اکٹھے ہو جانا خوش آئند امر ہے۔ حکومت کی کوششیں بھی لائق تحسین ہیں۔ مگر 21ویں آئینی ترمیم میں دہشت گردی کی تعریف پر ہمیں شدید تحفظات ہیں۔ ہم فوجی عدالتوں کے مخالف نہیں ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اسکی تعریف کو جنرل رکھا جائے جس میں ہر قسم کی دہشت گردی کے مرتکب کو کٹہرے میں کھڑا کیا جائے۔ کراچی اور بلوچستان میں سیاسی اور لسانی دہشت گردی کو بھی اس کے زمرے میں لایا جائے۔ اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ سانحہ بلدیہ ٹاؤن کراچی میں ملوث عناصر کا مقدمہ فوجی عدالتوں میں چلنا چاہیے۔ دینی مدارس اور مساجد کے خلاف حکومت اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرے' بلاوجہ علماء کی گرفتاریوں کا سلسلہ بند کیا جائے۔ لاؤڈ سپیکر کے ناجائز استعمال کے ہم بھی مخالف ہیں۔ مگر اسکی آڑ میں علماء کے خلاف بے بنیاد مقدمات کا اندراج بند کیا جائے۔ پروفیسر ساجد میر نے اجلاس کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں فرقہ وارانہ کشیدگی کو ہوا دی جا رہی ہے اور بیرونی ہاتھ سرگرم ہو گئے ہیں۔ اس کے آگے بند باندھنے کے لیے حکومت سیاسی و سفارتی کوشش کرے ملک کی نمائندہ دینی قیادت کو اعتماد میں لے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ متحدہ مجلس عمل کی بحالی چاہتے ہیں مگر اسکے لیے جماعت اسلامی کی قیادت کی طرف سے سنجیدگی کی ضرورت ہے۔ مولانا فضل الرحمٰن سمیت تمام دینی قائدین دینی اتحاد کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ اجلاس میں پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کے حکومتی فیصلے کو سراہا گیا تاہم اس کا فائدہ اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں کمی کی صورت میں عوام کو ملنا چاہیے۔ اجلاس میں سعودی فرمانروا شاہ عبداللہ کی وفات پر تعزیت کا اظہار کیا گیا اور انکی خدمات پر انہیں خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اجلاس میں مرکزی ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم، حاجی عبدالرزاق، حافظ زبیر احمد ظہیر، مفتی محمد یوسف قصوری، علامہ شفیق خاں پسروری، ڈاکٹر حماد لکھوی، ڈاکٹر عبدالغفور راشد، حافظ عبدالستار حامد، سید خالد ندیم شاہ، مولانا عبدالباسط شیخوپوری، مولانا نعیم بٹ۔ مولانا عبدالرشید حجازی، حاجی نذیر انصاری، مفتی اسلم ناگرہ، رانا نصراللہ خاں، ملک سلیمان منگلہ، پروفیسر سعید کلیروی، مولانا ابرار ظہیر، حافظ عثمان شاکر۔ امتیاز احمد مجاہد، رانا خلیق پسروی، مولانا عنایت اللہ رحمانی' سید ذاکر شاہ، سید عبدالحنان شاہ، سمیت دیگر نے شرکت کی۔ علماء کی گرفتاریوں کے حوالے سے بنائی گئی ایکشن کمیٹی کے ملک سلیمان منگلہ کنوینئر ہوں گے جبکہ مولانا عبدالرشید حجازی، ڈاکٹر عبدالغفور راشد، امتیاز احمد مجاہد، قاری سیف اللہ عابد، سید عتیق الرحمٰن شاہ، اسکے رکن ہوں گے۔

احکام و مسائل

جناب مولانا حافظ ابو محمد عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
ای میل: Email: hammad3316@yahoo.com

عقیقہ اور والدہ کی وفات

سوال اللہ تعالیٰ نے ہمیں خوبصورت بیٹا عطا فرمایا' ہم نے عقیقہ کے لیے جانور بھی خرید لیے تھے' لیکن ساتویں دن گھر میں والدہ کی وفات ہوگئی' ظاہر ہے کہ وفات کے دن کسی کو بچے کا عقیقہ کرنے کا ہوش کب ہوتا ہے۔ ہم نے عقیقہ آئندہ تک کے لیے مؤخر کر دیا۔ کیا یہ عمل کتاب وسنت کے مطابق ہے؟

جواب بچے کے عقیقہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''ہر بچہ اپنے عقیقہ کے عوض گروی ہوتا ہے لہٰذا ساتویں دن اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے۔'' (سنن النسائی' العقیقۃ: ۴۲۲۵)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عقیقہ کا وقت نومولود کی پیدائش کا ساتواں دن ہے' اس سے پہلے عقیقہ مشروع نہیں' چنانچہ امام ترمذی فرماتے ہیں: ''اس حدیث کے مطابق اہل علم کا عمل یہ ہے کہ وہ ساتویں روز بچے کی طرف سے عقیقے کے جانور کو ذبح کرنا مستحب خیال کرتے ہیں۔'' (ترمذی بعد حدیث: ۱۵۲۲)

امام ابن قدامہؒ اس سلسلہ میں رقم طراز ہیں: ''ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ سنت کے مطابق ساتویں دن عقیقہ کا جانور ذبح کیا جائے۔ (مغنی لابن قدامہ: ج ۱۳' ص ۳۹۶)

چونکہ گھر میں عقیقے کے دن والدہ کی وفات ہوگئی ہے' لہٰذا اس دن عقیقہ کرنے پر دل آمادہ نہیں ہوتا۔ ہمارے رجحان کے مطابق بہتر یہی ہے کہ جانور ذبح کر کے گوشت تقسیم کر دیا جائے اور اللہ کی تقدیر پر خود کو راضی کر لیا جائے' لیکن اس کے باوجود دین کی بنیاد آسانی پر ہے اور قرآن میں ہے: ''تم اللہ سے ڈرو جتنی تم میں طاقت ہے۔'' (التغابن: ۱۶)

نیز رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو حسب طاقت اس پر عمل کرو۔'' (بخاری' الاعتصام: ۷۲۸۸)

ایسے حالات میں اگر عقیقہ مؤخر کر دیا جائے تو امید ہے کہ کوئی حرج نہیں ہوگا' نیز حدیث میں ہے: ''ساتویں' چودھویں اور اکیسویں دن عقیقہ کیا جائے۔'' (بیہقی: ج ۹' ص ۳۰۳)

اگرچہ یہ روایت اسماعیل بن مسلم' ایک راوی کی وجہ سے ضعیف ہے تاہم علامہ البانیؒ نے مختلف شواہد کی وجہ سے صحیح قرار دیا ہے۔ (صحیح الجامع الصغیر' نمبر ۴۰۱۱)

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی مجبوری کے پیش نظر عقیقہ کو ساتویں دن سے مؤخر کیا جا سکتا ہے' تاہم افضل یہی ہے کہ ساتویں دن سادگی کے ساتھ عقیقہ کر دیا جائے۔ واللہ اعلم!

حائضہ عورت کا میت کو غسل دینا

سوال ہمارے گاؤں میں ایک عورت' مرنے والی خواتین کو غسل دیتی ہے' جب ہماری ایک عزیزہ فوت ہوئی تو غسل دینے والی خاتون حالت ایام میں تھی' وہاں یہ بحث چلی کہ ایام والی عورت میت کو غسل دے سکتی ہے یا نہیں؟ اس کے متعلق قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت کریں۔

جواب بلوغت کے بعد ہر عورت ایام سے دوچار ہوتی ہے' یہودی ایسی حالت میں عورت کو بالکل نجس خیال کرتے تھے اور اس کے ساتھ کھانا پینا اور رہنا سہنا جائز نہیں سمجھتے تھے' اس سلسلہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو درج ذیل آیت نازل ہوئی: ''آپ سے حیض کے متعلق سوال کرتے ہیں' آپ فرمائیں کہ یہ گندگی ہے' حالت حیض میں عورتوں سے الگ رہو۔'' (البقرہ: ۲۲۲)

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جماع کے علاوہ سب کچھ جائز ہے۔'' (مسلم' الحیض: ۶۹۴)

بدقسمتی سے جہالت کی بناء پر ایام میں مبتلا عورت کے متعلق بہت سے مسائل مشہور ہیں' مثلاً ① ان دنوں عورت بچے کو دودھ نہ پلائے۔ ② کھانا وغیرہ تیار نہ کرے۔ ③ میت کو غسل نہ دے وغیرہ۔

رسول اللہ ﷺ کا اسوۂ مبارکہ اس کے برعکس ہے۔ مثلاً:

- رسول اللہ ﷺ' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود میں ٹیک لگا کر قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے جبکہ آپ ﷺ اس وقت مخصوص ایام میں ہوتی تھیں۔ (بخاری' الحیض: ۲۹۷)
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اسی حالت میں رسول اللہ ﷺ کو چٹائی دینے سے کچھ ہچکچاہٹ ہوتی تو آپ فرماتے: ''تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔'' (مسلم' الحیض: ۶۸۹)
- سیدہ عائشہ ﷺ اسی حالت میں پانی پیتیں تو رسول اللہ ﷺ بھی وہی پانی نوش فرماتے اور اپنا منہ وہاں لگاتے جہاں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے لگایا ہوتا' اسی طرح ہڈی والی بوٹی کھاتے وقت کرتے۔ (مسلم' الحیض: ۶۹۲)

ان دنوں عورت کو صرف مسجد میں جانے کی ممانعت ہے اور نماز وروزہ بھی نہیں ادا کر سکتی' نیز اس حالت میں تعلقات زن وشوئی پر بھی پابندی ہے۔ باقی ذکر' استغفار پر کوئی پابندی نہیں بلکہ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے جب مسئلہ بیان کیا کہ حیض والی عورتیں عیدگاہ جائیں' مجالس خیر اور مسلمانوں کی دعا خیر میں شریک ہوں' البتہ حائضہ عورتیں الگ رہیں تو حفصہ بنت سیرین نے عرض کیا کہ حائضہ عورت بھی ایسی مجالس میں شریک ہو سکتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ''کیا حائضہ عورت عرفہ میں اور فلاں فلاں جگہ میں نہیں جاتی۔'' (بخاری' الحیض: ۳۲۴)

اس وضاحت سے معلوم ہوا کہ حائضہ عورت کے لیے کچھ پابندیاں ضرور ہیں لیکن وہ نجس نہیں ہوتی کہ میل ملاپ یا سلام وکلام نہ کرے۔ ہمارے رجحان کے مطابق ایام والی عورت درج ذیل کام کرسکتی ہے:

- وہ اپنے بچے کو دودھ پلا سکتی ہے۔
- وہ مجالس ذکر میں شریک ہوسکتی ہے۔
- وہ گھر کا کھانا وغیرہ تیار کرسکتی ہے۔ نیز وہ میت کو غسل بھی دے سکتی ہے۔ شریعت میں اس کے متعلق کوئی پابندی نہیں۔ واللہ اعلم!

عورتوں کا قبرستان جانا

سوال ہمارے خطیب نے دوران جمعہ یہ مسئلہ بیان کیا ہے کہ عورتیں قبرستان نہ جائیں بلکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسی عورتوں پر لعنت کی ہے جو قبرستان جاتی ہیں' اس کے متعلق راہنمائی کریں کہ واقعی عورتیں قبرستان نہیں جاسکتیں۔

جواب رسول اللہ ﷺ نے مدنی زندگی کے آغاز میں مرد وعورت دونوں کو زیارت قبور سے منع فرمایا تھا تاکہ شرک کی طرف ذہن متوجہ ہی نہ ہو' لیکن جب توحید کا چرچا عام ہوگیا اور مسلمانوں کے ذہن شرک سے بیزار ہوگئے تو آپ نے قبروں پر جانے کی اجازت دے دی اور فرمایا: ''میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا' اب تم ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ ان کی زیارت کرنے میں سامانِ عبرت ہے۔'' (مسند امام احمد: ج ۳' ص ۳۸)

جب قبرستان جانے کی ممانعت تھی تو اس وقت عورتوں کے متعلق بطور خاص حکم دیا کہ ان کے لیے قبروں کی زیارت کرنا باعث لعنت ہے۔ چنانچہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (ابوداود' الجنائز: ۳۲۳۶)

جب رسول اللہ ﷺ نے قبرستان جانے کی اجازت دی تو یہ اجازت مرد اور عورتوں تمام کے لیے تھی۔ چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! زیارت قبر کے موقع میں کیسے دعا کروں تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس معروف دعا کی تعلیم دی جو قبرستان کی زیارت کے موقع پر پڑھی جاتی ہے۔ (صحیح مسلم' الجنائز: ۲۲۵۶)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتیں بھی قبرستان کی زیارت کرسکتی ہیں' تاہم عورتوں میں صبر وضبط بہت کم ہوتا ہے اس لیے یہ اجازت دو شرائط کے ساتھ مشروط ہے:

- کبھی کبھار جائیں' ہر روز زیارت سے اجتناب کریں۔
- ٹولیوں کی شکل میں نہ جائیں۔

چنانچہ ایک روایت میں اس کی وضاحت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو کثرت سے قبرستان جاتی ہیں۔'' (مسند امام احمد: ج ۲' ص ۳۳۶)

ہبہ میں قبضہ کرنا

سوال میں نے زبانی طور پر ایک قطعہ ارض اپنی بیوی کو ہبہ کیا' لیکن اس کے نام لگوانے سے پہلے وہ فوت ہوگئی' اب وہ قطعہ ارضی کیسے تقسیم ہوگا؟ واضح رہے کہ مرحومہ کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں' کیا یہ قطعہ ارضی اس کے ترکہ میں شامل ہوگا؟ نیز اس کی ایک بہن اور ایک بھائی بھی زندہ ہیں۔

جواب جو چیز کسی کو ہبہ کی جائے وہ اس کے حوالے کرنا ضروری ہوتا ہے' تب ہبہ مکمل ہوتا ہے۔ جیسا کہ امام بخاریؒ نے ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ''جب کسی نے کوئی چیز ہبہ کی اور دوسرے نے اس پر قبضہ کرلیا لیکن یہ نہیں کہا کہ میں نے اسے قبول کیا تو اس کا کیا حکم ہے۔'' (بخاری' الہبہ' باب نمبر: ۲۰)

اس کا مقصد یہ ہے کہ ہبہ میں قبضہ کر لینا ہی کافی ہے' زبان سے قبول کرنے کے الفاظ کہنا ضروری نہیں ہیں۔ جبکہ امام شافعیؒ طرفین سے ایجاب وقبول کو شرط قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح کچھ اہل علم کا موقف ہے کہ ہبہ کرنے والے کی طرف سے یہ کہنا ہی کافی ہے کہ میں نے فلاں چیز اسے ہبہ کی' اس سے ہبہ مکمل ہو جاتا ہے' اس پر قبضہ کرنا ضروری نہیں۔ امام بخاریؒ نے ان حضرات کی تردید کرتے ہوئے یہ عنوان قائم کیا ہے' امام بخاری کا مقصد ہے کہ ہبہ میں قبضہ ضروری ہے' صرف عقد سے ہبہ مکمل نہیں ہوتا۔ اسی طرح دوسرے شخص کو قبولیت کے الفاظ ادا کرنے کی چنداں ضرورت نہیں' بہرحال ہبہ میں قبضہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔

صورت مسئولہ میں سائل نے زبانی طور پر ایک قطعہ ارضی اپنی بیوی کو ہبہ کیا اور اس کے نام نہیں لگوایا اور وہ اس پر قبضہ کرنے سے پہلے فوت ہوگئی' لہٰذا وہ قطعہ ارضی کی مالکہ نہیں۔ بلکہ وہ بدستور سائل کی ملکیت ہے۔ وہ اس وقت تقسیم نہیں ہوگا کیونکہ اس پر مرحومہ کی ملکیت ثابت نہیں ہوئی۔ البتہ اس کی دیگر ذاتی اشیاء تقسیم ہوں گی' ان میں سے چوتھا حصہ خاوند کا ہے کیونکہ مرحومہ کی اولاد موجود ہے اور باقی تین حصے اس طرح تقسیم کیے جائیں کہ ایک لڑکے کو لڑکی سے دوگنا حصہ ملے۔ سہولت کے پیش نظر مرحومہ کی ذاتی جائیداد کے چالیس حصے کر لیے جائیں' ان میں سے دس حصے شوہر کو' چھ چھ حصے مرحومہ کے بیٹوں کو اور تین تین حصے مرحومہ کی بیٹیوں کو ملیں گے۔

میت/ 40							
خاوند	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی
10	6	6	6	6	3	3	3

چونکہ مرحومہ کی اولاد موجود ہے' اس لیے بہن بھائیوں کو اس کی جائیداد سے کچھ بھی نہیں ملے گا اور وہ محروم شمار ہوں گے۔ واللہ اعلم!

نبی رحمت ﷺ کی رحم دلی اور بردباری

امام مسجد نبوی
فضیلۃ الشیخ
ڈاکٹر سعود الشریم حفظہ اللہ

مترجم ـــ جناب حافظ محمد سرور ـــ نظر ثانی ـــ جناب حافظ عبدالحمید ازہر حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد:

اے لوگو! میں تمہیں اور خود کو وہی نصیحت کرتا ہوں جو اللہ نے اپنے نبی کو اور اگلے پچھلے تمام لوگوں کو فرمائی۔ چنانچہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَ لَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ اِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ﴾ (النساء: 131)

''تم سے پہلے جن کو ہم نے کتاب دی تھی انہیں بھی یہی ہدایت کی تھی اور اب تم کو بھی یہی ہدایت کرتے ہیں کہ اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کرو۔''

اس لیے اے بندگانِ الٰہی! اللہ سے ڈرتے رہو اور خلوت ہو یا جلوت، غضبناک ہو یا خوش، رغبت ہو یا بے رغبتی، ہر حال میں اسی کو نگران جانو کیونکہ تقویٰ بندے اور پروردگار کے درمیان ایک معاہدہ ہے، جو اسے نبھائے گا اللہ اس سے محبت کرے گا۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَ اتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ﴾ (ال عمران)

''جو بھی اپنے عہد کو پورا کرے گا اور برائی سے بچ کر رہے گا وہ اللہ کا محبوب بنے گا، کیونکہ پرہیز گار لوگ اللہ کو پسند ہیں۔''

اے لوگو! روئے زمین پر کوئی ایک بھی آدمی ایسا نہیں جس پر ظلم وستم توڑنے کے لیے لوگ اس طرح متحد ہوئے ہوں اور اسے جان و مال، اہل وعیال اور تبلیغ کے معاملے میں لوگوں کی طرف سے اس قدر تکلیفیں سہنا پڑی ہوں جس قدر رسول اللہ ﷺ کو برداشت کرنا پڑیں۔ (آپ ﷺ پر میرے ماں باپ قربان ہوں اور آپ پر اللہ رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔)

آپ ﷺ کے لیے جسمانی اور روحانی عداوت کا بازار گرم کیا گیا، آپ ﷺ کو ہاتھ اور زبان سے تکلیفیں دی گئیں، جھوٹا کہا گیا، حالانکہ آپ سب سے سچے تھے، مجنون کہا گیا حالانکہ آپ ﷺ سب سے زیادہ عقل مند تھے اور آپ ﷺ پر حرف گیری کی گئی حالانکہ آپ ﷺ سب سے زیادہ پاکباز تھے۔

آپ ﷺ پر گندگی ڈالی گئی، آپ ﷺ کے دانت توڑے گئے، آپ ﷺ کا چہرہ زخمی کیا گیا حتی کہ اس سے خون بہنے لگا اور آپ ﷺ کو پتھر مارے گئے۔

تو اے اللہ کے بندو! ایسے سچے کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے کہ جسے اس کی قوم نے جھوٹا کہا ہو؟ ایسے مہربان کے متعلق کیا گمان ہے جس کے معاملے میں اس کی قوم سخت ہوگئی ہو؟ ایسے پاکباز اور عفیف کے متعلق کیا رائے رکھتے ہو جس پر اس کی قوم نے بہتان تراشی کی ہو؟! اور ایسی ہستی کے متعلق کیا خیال ہے جس میں اللہ نے ساری بھلائیاں جمع کر دی ہوں لیکن اس کی قوم نے اس کے خلاف چالیں چلی ہوں۔ اس کے خلاف منصوبے بنائے ہوں اور اسے اس کے گھر اور وطن سے نکال دیا ہو!

کیا یہ ساری باتیں کسی بھی آدمی میں انتقام کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے کافی نہیں؟ کیا ان سے آدمی میں سخت مزاجی اور غصہ پیدا نہیں ہو جاتا اور جن لوگوں نے اس کے ساتھ یہ سب کچھ کیا ہو، انہیں وہ مخلوق میں سب سے بدترین نہیں سمجھنے لگتا؟! یقیناً ایسا ہی ہے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کو آپ ﷺ کی قوم کی طرف سے جن تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑتا، آپ ﷺ نے ان کے ردعمل میں جو کچھ کیا، آیئے! اس کا ایک مختصر سا جائزہ لیں۔

چنانچہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں آتا ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے پوچھا، اے اللہ کے پیغمبر! کیا آپ ﷺ پر احد کے دن سے زیادہ سخت دن بھی کوئی آیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''مجھے تیری قوم کی طرف سے سب سے زیادہ تکلیف طائف کے دن سہنا پڑی جب میں ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے پاس گیا لیکن انہوں نے میری بات نہ مانی۔ میں جب وہاں سے پلٹا تو میرا چہرہ لہولہان تھا اور مجھے ''قرنِ ثعالب'' کے مقام پر پہنچ کر کچھ ہوش آئی جو اہل نجد کا میقات ہے۔''

آپ ﷺ کو ہاتھ اور زبان سے تکلیفیں دی گئیں، جھوٹا کہا گیا، حالانکہ آپ سب سے سچے تھے، مجنون کہا گیا حالانکہ آپ ﷺ سب سے زیادہ عقل مند تھے اور آپ ﷺ پر حرف گیری کی گئی حالانکہ آپ ﷺ سب سے زیادہ پاکباز تھے۔

آپ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ اچانک میں نے نگاہ اٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بادل مجھ پر سایہ فگن ہے۔ میں نے دیکھا تو اس میں جبریل علیہ السلام تھے۔ انہوں نے مجھے کہا کہ آپ ﷺ کی قوم نے آپ کو جو کچھ کہا اور آپ ﷺ کے ساتھ جو کچھ کیا، وہ سب اللہ نے دیکھ لیا ہے۔ اللہ نے آپ ﷺ کی جانب پہاڑ کے فرشتے کو بھیجا ہے جو حکم کا منتظر ہے۔

آپ کہتے ہیں کہ ''پھر پہاڑ کا فرشتہ مجھ سے مخاطب ہوا، مجھے سلام کیا اور کہا:

''اے محمد! اللہ نے آپ کی قوم کا جواب سن لیا ہے۔ میں پہاڑ کا فرشتہ ہوں، مجھے آپ کے پروردگار نے آپ کے حکم کی تعمیل کے لیے بھیجا ہے، اگر آپ حکم فرمائیں تو میں مکہ کے دونوں پہاڑ ان پر گرا دوں۔'' تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ ''(نہیں) مجھے امید ہے کہ اللہ ان کی نسلوں سے کچھ ایسے لوگ پیدا کرے گا جو صرف اللہ کی عبادت کرتے ہوں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔''

لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر! یہ کون سا سانچہ تھا جس میں سید البشر ﷺ ڈھلے تھے۔ اللہ اکبر! بردباری کا کون سا لباس تھا جو آپ ﷺ نے پہنا ہوا تھا، اللہ اکبر! ہم سب اس ہستی کے اخلاق سے کس قدر دور ہیں جن کے متعلق اللہ نے ہمیں یوں حکم فرمایا ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝﴾ (الأحزاب)

''درحقیقت تم لوگوں کے لیے اللہ کے رسولؐ میں ایک بہترین نمونہ ہے، ہر اُس شخص کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرے۔''

رسے بندگانِ الٰہی! کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ہمارا پروردگار ہمیں ایک ایسے آدمی کے نقش قدم پر چلنے کا حکم دے گا جس کی پیروی ناممکن ہو گی؟! کیا ہم میں سے کوئی بھی آدمی یہ طاقت نہیں رکھتا کہ ظالم کو معاف کرے؟ کیا ہم میں سے کسی آدمی میں یہ طاقت نہیں کہ غصے کا جواب برداشت سے اور جہالت کا علم سے دے؟!

نبی کریم ﷺ کے نقش قدم پر چلنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اللہ سے امید رکھیں، آخرت کے دن پر یقین کریں اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کریں۔

نبی کریم ﷺ کے نقش قدم پر چلنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اللہ سے امید رکھیں، آخرت کے دن پر یقین کریں اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کریں۔ ہمارے پروردگار نے ایسے آدمی کے لیے یہی شرائط مقرر کی ہیں جو یہ چاہتا ہو کہ اپنے اور اولادِ آدم کے سردار محمد ﷺ کے نقش قدم پر چلے جنہوں نے اپنی جان، اپنی زندگی، اپنا وقت اور سب کچھ جاہلیت کی تاریکیاں مٹا کر علم اور ہدایت پھیلانے میں لگا دیا اور اپنے حلم اور علم کے ساتھ فساد کو روکا۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَ لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ﴾ (ال عمران: 159)

''اگر کہیں تم تند خو اور سنگ دل ہوتے تو یہ سب تمہارے گردوپیش سے چھٹ جاتے۔''

یہ رسول اللہ ﷺ کی اپنی امت کے ساتھ شفقت تھی جو تبلیغ اور جہاد کے سارے سفر میں بدترین دشمنوں اور مخالفوں کے مقابلے میں بھی آپ کی ذات کا ایک نمایاں وصف بنی رہی۔

اے بندگانِ الٰہ! اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں کیونکہ آپ ﷺ کو اس ذات نے رسول بنا کر بھیجا جو رحمن اور رحیم ہے، بہت بخشنے والا اور بہت ہی محبت کرنے والا ہے۔ جنہوں نے اپنے نبی کے گوشت اور رگوں کو حلیمہ سعدیہ کے حلم سے بھرپور دودھ سے پروان چڑھایا۔ یوں آپ ﷺ کو ان کے نام سے بھی حصہ ملا:

امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم میں بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ کا یہ فرمان پڑھا۔

﴿رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَ مَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾ (ابراھیم)

''پروردگار! ان بتوں نے بہتوں کو گمراہی میں ڈالا ہے (ممکن ہے کہ میری اولاد کو بھی یہ گمراہ کر دیں، لہٰذا اُن میں سے) جو میرے طریقے پر چلے وہ میرا ہے اور جو میرے خلاف طریقہ اختیار کرے تو یقیناً تو درگزر کرنے والا مہربان ہے۔''

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ بات پڑھی:

﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝﴾ (المآئدۃ)

''اب اگر آپ انہیں سزا دیں تو وہ آپ کے بندے ہیں اور اگر معاف کر دیں تو آپ غالب اور دانا ہیں۔''

تو نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ اوپر اٹھائے اور فرمایا:

''اے اللہ! میری امت، اے اللہ! میری امت۔''

اور ساتھ ہی آپ ﷺ رونے لگے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبریل علیہ السلام! محمد ﷺ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو کہ آپ ﷺ کے رونے کی وجہ کیا ہے؟ تو جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے وجہ دریافت فرمائی۔ پھر جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ کی بات اللہ کو بتائی اگرچہ اللہ کو پہلے ہی سے علم تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ اے جبریل علیہ السلام! محمد ﷺ کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم آپ ﷺ کو آپ ﷺ کی امت کے بارے میں خوش کر دیں گے اور دکھ میں نہیں ڈالیں گے؟

یہی وہ تڑپ تھی جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور ان کی امت کے لیے مشرق و مغرب کے دروازے کھول دیے، اسی شفقت کی وجہ سے عرب و عجم آپ کے مطیع ہو گئے۔ یہ سب برکتیں تبھی مل سکتی ہیں جب آپ ﷺ کی امت دین اسلام کو علم، رحمت، آسانی، نرمی اور وسعت کا دین بنائے گی کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو یہی وصیت فرمائی ہے کہ:۔

''تمہیں آسانیاں دینے والے بنا کر بھیجا گیا ہے، مشکل میں ڈالنے والے نہیں۔'' (بخاری)

یہی وہ راستہ ہے جس کی بدولت امت اسلامیہ کی تہذیب کو بے پناہ فروغ اور ترقی ملی اور نبی کریم ﷺ کے اس فرمان میں بھی یہی بات ہے کہ۔

''بے شک اللہ مہربان ہے اور مہربانی ہی کو پسند کرتا ہے اور مہربانی پر وہ کچھ عطا کرتا ہے جو تند مزاجی پر نہیں دیتا اور نہ ہی کسی اور رویے پر دیتا ہے۔'' (مسلم)

پھر حالات کی چکی گردش میں رہی اور وہ دن آ پہنچا جس دن مکہ فتح ہوا اور آپ ﷺ نے ان لوگوں کے شہر کا گھیراؤ کیا جنہوں نے آپ ﷺ کو ستایا تھا۔ آپ ﷺ کی اہانت کی تھی، آپ ﷺ کو برا بھلا کہا تھا اور آپ ﷺ کے ساتھ لڑائی باندھی تھی اور انہی لوگوں کے ہاتھوں مسلمانوں کو سخت تکلیفیں سہنا پڑی تھیں، چنانچہ آپ ﷺ مسجد حرام میں داخل ہوئے، اس کا طواف کیا، پھر مسجد میں بیٹھ گئے اور لوگ آپ کے ارد گرد جمع تھے، نگاہیں آپ ﷺ کی طرف لگی ہوئی تھیں اور سب یہ جاننے کے لیے بے تاب تھے کہ آج آپ ﷺ اپنے دشمنوں کے بوڑھوں اور جوانوں کے ساتھ کیا سلوک فرماتے ہیں، شاید ان کے خلاف آج سخت سزائیں ہوں گی۔

چنانچہ آپ ﷺ نے اپنے مشہور الفاظ کہے کہ اے قریش کی جماعت! کیا امید رکھتے ہو کہ آج میں تمہارے ساتھ کیا کرنے والا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا کہ ''بھلائی کی، آپ ﷺ ہمارے مہربان بھائی ہیں اور مہربان بھائی کے بیٹے ہیں۔'' تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''میں آج تم سے وہی کہتا ہوں جو یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا کہ'' آج تم پر کوئی سرزنش نہیں، جاؤ، تم آزاد ہو۔''

تو عین اس موقع پر بڑے بڑے لوگوں نے اسلام قبول کیا اور توبہ کی۔ مثلاً ہند بنت عتبہ اور عکرمہ بن ابوجہل، آپ ﷺ کی ہجو کہنے والے شعراء آپ ﷺ کے پاس آکر معافی مانگنے لگے جیسے ابن زبعریٰ اور کعب بن زہیر، چنانچہ سب کو آپ ﷺ کی جانب سے معافی اور چشم پوشی ملی۔ (اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے تمام صحابہ کو اپنی رضا عطا فرمائے۔)

اے اسلام کی تبلیغ کرنے والے! یہ ہیں اسلام کے نبی، اے جہاد کی دعوت دینے والے! یہ ہیں جہاد کے رسول، اے محبت کرنے والے! یہ ہیں محبوب، اے علم پھیلانے والے! یہ ہیں علم کے پیغمبر اور اے درشت مزاجی اور اکھڑ پن میں گھرے ہوئے انسان! یہ ہیں رسولِ رحمت ﷺ۔

﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (التوبة)

''تم لوگوں کے پاس ایک رسول آیا ہے جو خود تم ہی میں سے ہے، تمہارا مشکل میں پڑنا اس پر شاق ہے، تمہاری فلاح کا وہ حریص ہے، ایمان لانے والوں کے لیے وہ شفیق اور رحیم ہے۔''

دوسرا خطبہ

حمد وثناء کے بعد:

اے بندگانِ الٰہی! اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ نبی کریم ﷺ کی شفقت، مہربانی اور بردباری والی صفات کا عکس ہمیں اپنے اسلاف میں نمایاں طور پر دکھائی دیتا ہے۔ خواہ صلح ہو یا جنگ، تنگی ہو یا آسانی، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے الفاظ میں ان کی کیفیت ایسی تھی کہ

''مومن جب طاقتور ہو تو عدل اور نیکی کرتا ہے اور اگر مغلوب ہو جائے تو صبر کرتا ہے اور ثواب کی امید رکھتا ہے۔''

حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ کے سامنے آپ کے ساتھیوں کی تعریف میں یہ شعر پڑھا تھا:

''اگر کبھی ان کے نیزے نشانوں پر لگیں تو اتراتے نہیں اور اگر وہ خود نیزوں کی زد پر آجائیں تو چیختے چلاتے نہیں۔''

کسی بدوی سے نبی کریم ﷺ کی عادت کے متعلق پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا:

''میں نے آپ ﷺ کو دیکھا ہے کہ جب غالب ہوتے تو اتراتے نہیں تھے اور جب مغلوب ہوتے تو چیختے چلاتے نہیں تھے۔

اے بندگانِ الٰہی! آپ ﷺ کے اسی وصف پر صحابہ اور تابعین گامزن رہے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے لشکروں کو وصیت فرمایا کرتے تھے کہ

اللہ کا نام لے کر چلو، کسی عمر رسیدہ بوڑھے کو، کسی چھوٹے بچے کو، کسی عورت کو اور کسی راہب کو قتل نہ کرو۔ کوئی پھل دار درخت نہ کاٹو، کسی بستی کو برباد نہ کرو۔

''اللہ کا نام لے کر چلو، کسی عمر رسیدہ بوڑھے کو، کسی چھوٹے بچے کو، کسی عورت کو اور کسی راہب کو قتل نہ کرو۔ کوئی پھل دار درخت نہ کاٹو، کسی بستی کو برباد نہ کرو، کھانے کے علاوہ کسی اونٹ یا گائے کو ذبح نہ کرو، شہد کی مکھی کو نہ پانی میں ڈبوؤ نہ جلاؤ، اصلاح کرو اور اچھا سلوک کرو یقیناً اللہ اچھائی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

اس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ بات جانتے تھے کہ اللہ کی راہ میں جہاد مخلوق کے ساتھ شفقت کے لیے اور اسے اندھیروں سے نکال کر نور میں لانے کے لیے مشروع کیا گیا ہے۔ اس لیے یہ سارے افعال جہاد کے مقصد کے خلاف ہیں جبکہ دشمنانِ اسلام اپنی جنگوں میں مسلمانوں کے لیے ان باتوں کا خیال نہیں کرتے۔ جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿كَيْفَ وَ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّ لَا ذِمَّةً ؕ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ تَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَ اَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝﴾ (التوبة)

''مگر ان کے سوا دوسرے مشرکین کے ساتھ کوئی عہد کیسے ہوسکتا ہے جبکہ اُن کا حال یہ ہے کہ تم پر قابو پا جائیں تو نہ تمہارے معاملہ میں کسی قرابت کا لحاظ کریں نہ کسی معاہدہ کی ذمہ داری کا۔''

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اللہ کے رسول ﷺ نے ایک مہم پر روانہ فرمایا اور کہا کہ جب تم قریش کے دو فلاں فلاں آدمیوں کو ملو تو ان دونوں کو آگ سے جلا دینا'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر جب ہم روانگی کے وقت آپ کو ملنے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں لوگوں کو آگ میں جلا دینا (لیکن اب ایسا نہ کرنا) کیونکہ آگ کا عذاب اللہ کے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔''

اے بندگانِ الٰہی! یہ ہے محمد ﷺ کی درسگاہ اور یہ ہے آپ ﷺ کی میراث۔۔۔! اور اس امت کی حالت صرف اسی راستے پر چلنے سے سدھر سکتی ہے جس سے اس امت کے پہلے حصے کی حالت سدھری تھی۔

ایسی امت جس پر جہالت، خودغرضی، سخت مزاجی، مفاد پرستی اور انتقام کا راج ہو، وہ یقیناً فتح کے دن سے قریب نہیں بلکہ دور ہوگی اور وہ الٹے قدموں واپس لوٹے گی، آگے نہیں بڑھ سکے گی جب تک ایسی امت کا رہبر علم نہیں ہوگا، وہ جہالت کی وجہ سے ذلت اور کسمپرسی کی کھائیوں میں بھٹکتی رہے گی حتیٰ کہ ایک ایسے پیالے کی طرح ہو جائے گی جس پر کھانے والے ٹوٹ پڑتے ہوں۔

کیونکہ کوئی بھی سدھار اور اصلاح ہے تو اس کا سبب علم ہے اور کوئی بھی فساد اور خرابی ہے تو اس کی بنیاد جہالت ہے، امت کے دشمن امت میں یہی پھیلانا چاہتے ہیں اور یہی وہ نوازش ہے جسے ہماری امت کے ظالم عناصر سونے کی طشتری میں رکھ کر دشمنوں کو پیش کر رہے ہیں۔

❀❀❀❀❀

الاسلام ڈائری 2015ء

❀ الاسلام ڈائری دو ہفتہ سے ختم ہو چکی ہے۔ اب کسی آرڈر کی تعمیل سے ادارہ معذرت خواہ ہے۔ (ادارہ)

سیرت طیبہ ﷺ کا پیغام!

تحریر
جناب پروفیسر عبدالجبار شاکر

انسانی تاریخ میں انبیائے کرام علیہم السلام کی شخصیات ایک مخصوص انفرادیت کی حامل ہیں کیونکہ نبوت اور رسالت کوئی اکتسابی عمل نہیں کہ جس سے گزرنے کے بعد کوئی انسان اس مرتبے یا درجے کو حاصل کر سکے' بلکہ اس کا انتخاب خود خالق کائنات اپنی مخلوق کی ہدایت کے لیے کرتا ہے اور ایسی منتخب اور برگزیدہ شخصیتیں احکام الٰہی کے تحت اپنے فرائض انجام دیتی ہیں اور ان سے وحی جیسے ذریعہ علم کے ساتھ گفتگو کی جاتی ہے۔ انسانی رشد و ہدایت کا یہ سلسلہ آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور ختم المرسلین حضرت محمد ﷺ پر اختتام پذیر ہوا۔ آپ ﷺ سے پہلے نبوت و رسالت کا دائرہ کار مخصوص اقوام وملل اور محدود سرزمین کے لیے ہوتا تھا مگر چھٹی صدی عیسوی کے اواخر اور ساتویں صدی عیسوی کے اوائل میں جس آخری نبی مکرمؐ اور رسول محترم کا انتخاب کیا گیا ان کی نبوت و رسالت کا دائرہ کار قیامت تک کے لیے پوری انسانیت اور تمام عالمین کے لیے متعین کیا گیا۔ یہ وہ دور تھا کہ جس میں انسانیت کو کسی علاقائی تمدن کے بجائے ایک آفاقی تہذیب کی ضرورت تھی۔ یہی باعث ہے کہ قرآن مجید کا خطاب جہاں احکام وفرامین کے حوالے سے اہل ایمان کے ساتھ ہے وہاں بنیادی دعوت کے لحاظ سے پوری انسانیت کے لیے بھی ہے۔ **یاایھا الذین امنوا** اور **یاایھا الناس** کے الفاظ سے شروع ہونے والی آیات اس نکتے کو واضح طور پر بیان کرتی ہیں۔

اس کائنات کے پیغمبر اعظم و آخر حضرت محمد ﷺ تقریباً پندرہ صدیاں قبل حجاز کی سرزمین میں مکہ جیسے محترم شہر میں ربیع الاول کے مہینے میں سوموار کے روز پیدا ہوئے۔ یہ شہر اور مقام وہ ہے جہاں آپ ﷺ کی ولادت باسعادت سے 26 سو سال قبل حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور آپ کے پہلوٹی کے فرزند اکبر حضرت اسماعیل ذبیح اللہؑ نے حرم کعبہ کی تعمیر کے دوران میں یہ دعا کی تھی:

﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١٢٩﴾﴾ (البقرۃ)

''اور اے رب! ان لوگوں میں خود انہی کی قوم سے ایک رسول اٹھائیو جو انہیں تیری آیات سنائے، ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کی زندگیاں سنوارے، تو بڑا مقتدر اور حکیم ہے۔''

یہ دعا ایک ایسے وقت اور ایک ایسے مقام اور ایک ایسی صورت حال کے دوران میں کی گئی کہ عرش پر اس کی قبولیت ہوئی مگر مقتضائے فطرت یہی تھا کہ اس کی تاثیر چھبیس صدیوں بعد ظہور میں آئے کیونکہ ایک عالمگیر نبوت اور آفاقی رسالت کے لیے یہ وقت موزوں ترین تھا۔ یوں رسول کریم ﷺ زمانے اور تاریخ کی گردش کے اس مرحلے پر تشریف لائے کہ جہاں نہ صرف مذاہب وادیان اپنی حقیقت کو کھو چکے تھے بلکہ ان کی مقدس کتابوں کے متن معدوم ہو چکے تھے اور انبیاء ورسل کی سیرت تو کجا ان کے سوانحی کوائف بھی مفقود تھے۔ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت پر سیرت نگاروں نے اپنی اپنی انشا پردازی کے بہت سے جوہر دکھائے ہیں۔

آپ ﷺ کی بعثت کے ساتھ نبوت و رسالت کا دروازہ مستقلاً بند کر دیا گیا اور آپ ﷺ کے سر پر ختم نبوت کا تاج سجا دیا گیا۔ اس اعزاز کا تقاضا تھا کہ سابقہ انبیائے کرام علیہم السلام کی نسبت آپ ﷺ کی سیرت اور پیغام کو نسل آدم کے لیے محفوظ بنا دیا جائے اور اس کا انتظام اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا۔ دوسری طرف آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کی حفاظت کے متنوع انتظامات کیے گئے۔ وہ عرب جو لکھنے پڑھنے کو معیوب اور اپنے حافظے اور استحضار پر ناز کرتے تھے، ان میں پہلی ہی وحی کے ذریعے سے علم کو قید کتابت میں لانے کی تعلیم دی گئی جس کے نتیجے میں کار نبوت اور فریضہ رسالت اور احکام شریعت سے تعلق رکھنے والے ہزاروں امور کو نہ صرف درس وتدریس، تعلیم و تعلم اور تبلیغ وتلقین کے ذریعے سے بیان کیا گیا بلکہ اس کے مخاطب حضرات نے اس کو تحریری طور پر بھی محفوظ کیا۔ کسے معلوم نہیں کہ قرآن مجید کی آیات کے علاوہ بیسیوں نوعیت کی تحریریں لکھی گئیں جن میں آپ ﷺ کے مکاتیب، خطبات، معاہدے، صلح نامے، امان نامے، ہبہ نامے، مردم شماریاں، دستور و آئین، سیر و مغازی، عدالتی فیصلہ جات اور آپ ﷺ کے احکام و فرامین کو ضبط تحریر میں لایا گیا۔ جس شخصیت کی خاموشی کو قانون کا درجہ حاصل ہو، اس کے تکلم کی سرفرازی کے لیے کیسا ذمہ دارانہ انتظام کیا گیا ہوگا، اسے ایمانی سطح پر محسوس کیا جا سکتا ہے اور علمی سطح پر وثائق نبوی کے ذخائر میں پورے استناد کے ساتھ دیکھا جا سکتا ہے۔ آپ ﷺ کی سوانح اور سیرت کے تحفظ کے لیے ایک ایسا علم وجود میں آیا جو آداب ورسوم میں ڈھلتے ڈھلتے علوم الحدیث، علم الانساب اور اسماء الرجال کہلایا۔ جس کی حجیت، قطعیت، ثقاہت اور استناد تاریخ علوم کی سب سے بڑی شہادت اور انفرادیت ہے۔ یوں آپ ﷺ کی حیات طیبہ اور پیغام سیرت کا کوئی پہلو ایسا نہیں جسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پہلے اپنے عمل کے قالب میں نہ ڈھالا ہو اور بعد ازاں اسے تحریری طور پر محفوظ نہ کیا ہو۔ یوں ایک طرف آپ ﷺ کے احکام و فرامین روایات حدیث کے بطور محفوظ کیے گئے، غزوات وسرایا کی تفصیلات کو محفوظ رکھنے کے لیے مغازی لکھے گئے اور انہیں مجالس میں بیان کیا گیا انہی سے استفادہ کرتے ہوئے تاریخ وسیر کی کتابیں لکھی گئیں، پھر یہی سیرت شمائل و دلائل کے اسلوب میں پیش کی گئی۔ یوں آپ کی سیرت و سوانح علمی اور عملی ہر دو اعتبار سے اس درجہ محفوظ ہو گئی کہ آج اگر کوئی 1436 سال پہلے کے ماحول کو اپنے قلب و نظر میں سمونا چاہے تو اس کی واضح، شفاف اور مستند تصویر اس لٹریچر کے ذریعے سے دیکھ سکتا ہے۔ ذرا آپ ﷺ کے شمائل کے صرف اس ایک اقتباس پر توجہ کیجیے جسے ام معبد رضی اللہ عنہا نے اپنی زبان سے بیان کیا ہے:

''پاکیزہ رو، کشادہ چہرہ، پسندیدہ خو، نہ پیٹ باہر نکلا ہوا، نہ سر کے بال گرے ہوئے۔ زیبا، صاحب جمال، آنکھیں سیاہ فراخ، بال لمبے اور گھنے، آواز میں بھاری پن، بلند گردن، روشن

باقی صفحہ 15 پر

سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبیداللہ

تحریر
جناب مولانا عبدالمالک مجاہد

سیدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ایک تھے۔ وہ قریشی النسل اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے رشتہ دار تھے۔ ان کا تعلق بھی بنو تیم سے تھا۔ یہ ان خوش قسمت صحابہ کرام میں سے تھے جنہوں نے بالکل ابتدائی ایام ہی میں اسلام کی دعوت قبول کر لی اور مسلمان ہو گئے۔ ان کو اسلام کی دعوت دینے والے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ گندمی رنگ کے درمیانے قد اور قدرے گھنگھریالے بالوں والے طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بڑے بہادر اور قوی البدن تھے۔ ان کا سینہ بہت چوڑا تھا اور کندھے بڑے عریض تھے' قدم بھاری تھے۔ آپ اس قدر چست' فعال اور تیز طرار تھے کہ جب بھی کسی جانب دیکھتے تو اپنے پورے جسم کو حرکت میں لے آتے تھے۔ ان کی والدہ کا نام صعبہ بنت عبداللہ تھا۔

سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے اسلام لانے کا واقعہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ تجارت کے لیے بصریٰ (شام) گیا ہوا تھا۔ وہاں ایک راہب نے لوگوں سے کہا: ''جاؤ دیکھو کیا کوئی شخص مکہ سے آیا ہوا ہے؟'' میں نے اس سے کہا: ''میں مکہ سے آیا ہوں'' اس نے سوال کیا: ''کیا احمد کا ظہور ہو چکا ہے؟'' میں نے پوچھا: ''کون سا احمد؟'' اس نے کہا: ''احمد بن عبدالمطلب' وہ آخری نبی ہیں۔ وہ حرم بیت اللہ سے ہجرت کر کے کھجوروں کے اس علاقے کی طرف جائیں گے جہاں کی زمین بنجر اور پہاڑوں کی چٹانیں بڑی سخت ہیں۔'' اس نے مجھے مشورہ دیا کہ میں فوراً اس نبی کی پیروی میں سبقت کروں۔

سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں وہاں سے فوراً مکہ کی طرف چل دیا۔ جب مکہ پہنچا تو میں نے لوگوں سے پوچھا: ''کیا میرے بعد کوئی واقعہ رونما ہوا ہے؟'' لوگوں نے مجھے بتایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو امین کے لقب سے مشہور ہیں' انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور ان کے ماننے والوں میں ابن ابی قحافہ' یعنی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ چونکہ یہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گہرے دوست تھے اور ان کا دلی احترام کرتے تھے' لہٰذا یہ فوراً صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور کہا: ''ابن ابی قحافہ! اُٹھو' آؤ ہم عبادت کریں۔'' انہوں نے پوچھا: ''کس کی؟'' کہا: ''لات کی۔'' صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''یہ لات کون ہے؟'' طلحہ بولے: ''یہ اللہ کی بیٹی ہے۔'' صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اچھا! اگر یہ اللہ کی بیٹی ہے تو پھر اس کی ماں کون ہے؟'' یہ سن کر ابوطلحہ سوچنے لگے کہ ابوبکر صحیح راستے پر ہیں' میں ہی غلطی پر ہوں' چنانچہ لاجواب ہو گئے۔ اب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سمجھایا: ابوطلحہ! اس کی عبادت کرو جو سب کا خالق و مالک ہے اور جسے کبھی فنا نہیں' چنانچہ انہوں نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی دعوت پر اسلام قبول کر لیا' پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو راہب والی بات بتائی جس پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسرت کا اظہار فرمایا۔

سیدنا طلحہ بن عبیداللہ بالکل ابتدائی مسلمانوں میں سے تھے۔ جب اسلام لائے تو ان کو بھی قریش نے بہت ستایا۔ انہیں مار پیٹا گیا۔ نوفل بن خویلد بن اسد نے انہیں اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دونوں کو ایک ہی رسی سے باندھ دیا۔ اسی طرح ان کے بھائی عثمان بن عبیداللہ نے ان دونوں کو نماز سے روکنے کی ناکام کوشش کی۔ ہجرت سے قبل اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو رشتۂ مؤاخات میں منسلک فرمایا۔ جب یہ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو ان کا بھائی بنایا۔

اسلام کی کفر کے خلاف پہلی بڑی جنگ غزوۂ بدر تھی۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کے قافلے کی واپسی کی خبر پا کر اپنے دو صحابیوں کو شمال کی طرف روانہ فرمایا تا کہ حالات کا جائزہ لے کر اطلاع دیں۔ ان میں ایک سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور دوسرے سیدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ تھے۔ یہ دونوں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل میں شمالی مقام حوراء تک تشریف لے گئے اور وہاں حالات کا جائزہ لیتے رہے۔ یہ دونوں جلیل القدر صحابی ابھی شمالِ مدینہ ہی میں تھے کہ بدر کی لڑائی کا واقعہ پیش آ گیا' اس لیے سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں شریک نہ ہو سکے لیکن چونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے حکم سے وہاں گئے تھے اور ان کی وہاں موجودگی اور حالات کے بارے میں خبر گیری کرنا اس لڑائی ہی کا ایک حصہ تھا' یہی وجہ ہے کہ جب بدر کا مالِ غنیمت تقسیم ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی مال غنیمت میں سے حصہ عطا فرمایا۔

غزوۂ احد میں سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے جس بہادری اور سرفروشی کا مظاہرہ کیا اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لیے وہ جس طرح سینہ سپر ہوئے وہ ان کی زندگی کا سب سے روشن پہلو اور تاریخ انسانی کی ایک نادر مثال ہے۔ صحیحین میں روایت ہے کہ اُحد کے میدان میں ایک وقت ایسا بھی آیا کہ جب زیاد بن سکن لڑتے لڑتے زخموں سے چور ہو کر گر پڑے تو اس وقت لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیدنا طلحہ بن عبیداللہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کے سوا اور کوئی نہ تھا۔ یہ لمحہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے لیے نہایت نازک لمحہ تھا' جبکہ مشرکین کے لیے یہ انتہائی سنہرا موقع تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ مشرکین نے اس موقع سے فائدہ اٹھانے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔ اس نازک ترین وقت میں صرف انہی دونوں قریشی صحابہ' یعنی سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہما نے جرأت' شجاعت اور بے مثال جاں نثاری سے کام لیتے ہوئے اپنی جان کی بازی لگا کر مشرکین کے ناپاک ارادوں کو ناکام بنا دیا۔

یہ دونوں عرب کے ماہر ترین تیر انداز تھے۔ انہوں نے مسلسل تیر مار مار کر حملہ آور مشرکین کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دور رکھا۔ سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نسائی کی ایک روایت میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مشرکین نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیرے میں لے لیا تو ارشاد ہوا: ''کون ہے جو ان سے نمٹے؟'' سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے فوراً کہا: ''ان سے میں نمٹوں گا۔'' اس کے بعد سیدنا جابر رضی اللہ عنہ انصار کے آگے بڑھنے اور ایک ایک کر کے ان کی شہادت کا تفصیل سے ذکر فرماتے ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ پھر طلحہ آگے بڑھے اور گیارہ آدمیوں کے برابر تن تنہا لڑائی لڑتے رہے' یہاں تک کہ ان کے ہاتھ پر تلوار کی ایسی ضرب لگی جس سے ان کی انگلیاں کٹ گئیں۔ اس سے ان کے منہ سے ''حس'' یعنی ''سی'' کی آواز نکلی جو چوٹ لگنے پر نکلتی ہے۔ اس پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر تم بسم اللہ کہتے تو تمہیں فرشتے اٹھا لیتے اور لوگ دیکھتے۔'' سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اس کے بعد اللہ نے مشرکین کا منہ پھیر دیا۔

ایک روایت میں ہے کہ اُحد کے دن سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ

کو 39 یا 35 زخم آئے۔

امام بخاریؒ نے قیس بن حازم سے روایت کی ہے' وہ کہتے ہیں: ''میں نے سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ دیکھا' وہ شل تھا۔ اس سے انہوں نے اُحد کے دن اللہ کے رسول ﷺ کو بچایا تھا۔'' ترمذی کی روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ان کے بارے میں اس روز فرمایا تھا: ''اگر کوئی کسی شہید کو زمین پر چلتا ہوا دیکھنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ طلحہ بن عبیداللہ کو دیکھ لے۔''

ابوداؤد طیالسی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ جب جنگ اُحد کا تذکرہ فرماتے تو کہتے تھے: ''یہ جنگ ساری کی ساری طلحہ کے لیے تھی۔'' یعنی اس میں اللہ کے رسول ﷺ کے تحفظ کا اصل کارنامہ انہی نے انجام دیا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک شعر میں ان کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا: ''اے طلحہ بن عبیداللہ! تمہارے لیے جنتیں واجب ہو گئیں اور تم نے اپنے لیے حورعین والا ٹھکانہ بنا لیا۔''

غزوۂ ذی قرد 6 ہجری میں ہوا۔ یہ مدینہ اور خیبر کے درمیان مدینے سے دو راتوں کے فاصلے پر ایک چشمے کا نام ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے اونٹ بعض غطفانی افراد ہانک کر لے گئے تھے۔ آپ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ ان کی تلاش میں تشریف لے گئے۔ وہاں پر ایک کنواں تھا جس کا نام ''بیسان صالح'' تھا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ان کا نام تبدیل کرنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا: ''اس کا پانی اچھا ہے۔'' یہ کنواں سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے خرید کر اللہ کے لیے وقف کر دیا۔ اللہ کے رسول ﷺ ان کے اس عمل سے بڑے خوش ہوئے اور ارشاد فرمایا: «أَنْتَ يَا طَلْحَةُ! إِلَّا فَيَّاضٌ» ''اے طلحہ! تم تو بڑے فیاض (سخی) ہو۔''

اس کے بعد ان کو ''طلحہ الفیاض'' کہا جانے لگا۔

سیدنا طلحہ نے اللہ کے رسول ﷺ کے تحفظ کے لیے جو داد شجاعت دی اور سنگین خطرے کے وقت آپ ﷺ کی جان بچانے کے لیے جس بے جگری سے سینہ سپر رہے' اس بہادری اور جان نثاری کی وجہ سے آپ ﷺ کی زندگی میں اور آپ ﷺ کی زندگی کے بعد بھی ان کی بڑی قدر و منزلت رہی۔ وہ تمام غزوات میں نمایاں طور پر شریک رہے۔ بیعت رضوان میں بھی وہ موجود تھے۔ فتح مکہ کے بعد غزوۂ حنین میں بھی انہوں نے بڑی بہادری اور جاں نثاری کے جوہر دکھائے۔

سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ جتنے صاحب ثروت اور دولت مند تھے' اتنے ہی فیاض اور سخی بھی تھے۔ ان کی شجاعت کے کارناموں کی وجہ سے آپ ﷺ نے ان کو «طلحةُ الْخَيْر» کا لقب بھی عطا فرمایا تھا۔

وہ غزوات نبوی کے مصارف کے لیے گرانقدر رقوم پیش کرتے تھے۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر مصارف جنگ کے لیے زر کثیر پیش کیا۔ ان کی اس سخاوت اور دریا دلی کی شہادت دیتے ہوئے قبیصہ بن جابر فرماتے ہیں کہ میں ایک مدت تک سیدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا' میں نے ان سے بڑھ کر بغیر مانگے بھاری مال دینے والا کوئی نہیں دیکھا۔

ایک مرتبہ انہیں حضرموت سے سات لاکھ درہم کی خطیر رقم موصول ہوئی۔ انہوں نے یہ ساری رقم مہاجرین اور انصار میں تقسیم کر دی۔ ان کی بیوی کو اس میں سے صرف ایک ہزار درہم ملے۔ سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کا ذریعۂ معاش تجارت تھا۔ ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ آنے کے بعد انہوں نے زراعت بھی شروع کر دی۔ خیبر کی جاگیر کے علاوہ عراق میں متعدد قطعات اراضی حاصل کیے اور کاشتکاری کا وسیع پیمانے پر اہتمام کیا۔ بیسیوں اونٹ کھیتوں کی سیرابی کا کام کرتے تھے۔ ان کھیتوں کی پیداوار کی فراوانی کا اندازہ اس امر سے کیا جا سکتا ہے کہ ان کی روزانہ آمدنی تقریباً ایک ہزار درہم تھی۔

محترم قارئین! آیئے اب دیکھتے ہیں کہ اس قدر مال و دولت والے طلحہ اپنی دولت کس طرح اللہ کی راہ میں خرچ کرتے تھے۔ حلال مال کی کمائی بہت ہی بڑی نعمت ہے۔ اگر مال کو اللہ کی راہ میں اور بندگانِ رب کی بھلائی کے کاموں میں خرچ کیا جائے تو یہ مالداری بھی انسان کے لیے خوش نصیبی کا باعث بن جاتی ہے۔

ایک مرتبہ ایک بدوی ان کے پاس آتا ہے اور ایک رشتے داری کا واسطہ دے کر ان سے سوال کرتا ہے۔ سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ''تم سے پہلے کبھی کسی نے اس رشتے کا واسطہ دے کر مجھ سے سوال نہیں کیا۔ میرے پاس زمین کا ایک قطعہ ہے' سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اس کی قیمت تین لاکھ درہم لگائی ہے۔ اب یہ تمہاری مرضی ہے چاہے زمین کا یہ قطعہ لے لو یا تین لاکھ درہم لے جاؤ۔ اس بدوی نے نقد رقم لینا پسند کیا۔

حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک مرتبہ سات لاکھ درہم کا عطیہ دیا۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ کوئی مجھے اتنی بڑی رقم دے سکتا ہے۔ مجھے خوشی کی وجہ سے رات بھر نیند نہ آئی۔

قارئین کرام! اب ذرا اُن کی سوچ اور اندازِ فکر ملاحظہ فرمائیں۔

ان کا تعلق قریش کی ایک شاخ بنو تیم سے تھا' چنانچہ وہ بنو تیم کے غریب اور محتاج لوگوں کی کفالت کیا کرتے تھے۔ مقروضوں کے قرض ادا کرتے اور قبیلے کے غریب خاندانوں کی لڑکیوں کی شادی کر دیتے تھے۔ انہیں ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑی عقیدت تھی' چنانچہ وہ ان کی خدمت میں ہر سال دس ہزار درہم پیش کرتے تھے۔ ان کی مہمان نوازی کا بھی دُور دُور تک چرچا تھا۔

سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ان کے خاص مشیروں میں شامل تھے۔ ان کے مشوروں کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد وہ ان چھ بزرگ صحابہ میں شامل تھے جنہیں خلیفہ منتخب کرنے کے لیے نامزد کیا گیا تھا۔

سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی کے مختلف اوقات میں کئی شادیاں کیں۔ ان کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے داماد تھے۔ ان کی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا ان کے عقد میں تھیں۔ ان کی متعدد بیویوں سے دس بیٹے اور چار بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ ان کی اولاد کئی نسلوں تک بڑے بڑے مناصب پر فائز رہی۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے مطابق ان کی ایک صاحبزادی ام اسحاق بنت طلحہ کی شادی سیدنا حسن بن علی سے ہوئی تھی۔ ان کی شہادت کے بعد وہ سیدنا حسین بن علی کے عقد میں آئیں اور ان کے بطن سے سیدہ فاطمہ بنت حسین پیدا ہوئیں۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے عبداللہ بن عبدالرحمٰن اور حضرت مصعب بن زبیر بن العوام بھی ان کے داماد تھے۔

سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ باسٹھ سال کی عمر میں اس دنیا سے رخصت ہوئے اور بصرہ میں انہیں دفن کر دیا گیا۔ انہوں نے وراثت میں متعدد جاگیروں کے علاوہ لاکھوں درہم و دینار اور بہت سارا سونا اور چاندی چھوڑا جسے ان کے ورثاء میں تقسیم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی کروڑ ہا رحمتیں ہوں رسول اللہ ﷺ کے اس جاں نثار پر' اس مجاہد' مخیر' سخی اور فیاض پر کہ جس نے خدمت اسلام کے لیے اپنا مال' اپنی جان' اپنا گھر بار اور اپنی تمام صلاحیتیں وقف کر دی تھیں۔

وہ بلاشبہ بہت قوی شخصیت تھے۔ ان کے مشورے بڑے مدلل اور عمدہ ہوتے تھے۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی اسلام کی خدمت میں بسر کر دی۔

حسد

تحریر: جناب مولانا عبداللہ اسلفی

حسد کا مفہوم:

''حسد'' کا مفہوم یہ ہے کہ کسی شخص کو اللہ نے جو نعمت یا فضیلت یا خوبی عطا کی ہے اس پر کوئی دوسرا شخص جلے اور یہ چاہے کہ وہ اس سے سلب ہو کر حاسد کو مل جائے یا کم از کم یہ کہ اس سے ضرور چھن جائے۔

''حسد اس قلبی کیفیت کا نام ہے جو اللہ کے کسی بندے پر اللہ کے کسی فضل و کرم کے مقابلے میں حاسد کے دل میں پیدا ہوتی ہے اور وہ تمنا کرتا ہے کہ یہ نعمت اس بندے سے چھن جائے، اب خواہ حاسد اس جذبہ کے پیدا ہونے کے بعد حسد، کینہ اور بغض کے زیر اثر اس نعمت سے اسے محروم کرنے کے لئے کوئی عملی اقدام کرے یا بات صرف قلبی کیفیت تک محدود رہے، ہر صورت میں حسد سے شر کا ظہور ممکن ہے۔

حسد کی ایک تعریف یہ بھی ہے کہ انسان دوسرے انسان پر اللہ تعالیٰ کی کسی نعمت مثلاً مال و دولت یا علم و فضل یا حسن و کمال کو پسند نہ کرے اور یہ خواہش کرے کہ اس سے یہ نعمتیں چھین لی جائیں، حاسد میں اپنی نعمت کی خواہش پر دوسرے سے چھن جانے کی خواہش غالب رہتی ہے۔

حسد ایک بیماری:

حسد ایک موذی مرض اور بیماری ہے جس کا نقصان نہ صرف حاسد کو اٹھانا پڑتا ہے بلکہ اس کے اثرات محسود تک بھی منتقل ہوتے ہیں۔ اسی لئے اسے ایک وبائی مرض اور بیماری سے بھی تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ یہ بیماری جس فرد اور جس قوم میں آ جاتی ہے تو افراد اور قوموں کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیتی ہے، افراد اور قوموں کی دینی اور روحانی زندگی کا قلع قمع کر دیتی ہے۔ ظاہری طور پر دین سے وابستگی کے باوجود اس بیماری کی وجہ سے ان کے درمیان باہم عداوتوں اور نفرتوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اس بیماری کی وجہ سے دین کی شکل و صورت خراب ہو جاتی ہے اور دین کی جڑیں کھوکھلی ہو جاتی ہیں۔

امت مسلمہ کو رسول اکرم ﷺ نے اس بیماری سے متنبہ فرمایا ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

[عن الزبير رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: دب إليكم داء الأمم قبلكم الحسد والبغضاء هي الحالقة، لا أقول تحلق الشعر ولكن تحلق الدين.] (مشكاة، كتاب الآداب)

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''پہلی امتوں کی بیماریاں تم میں سرایت کر گئی ہیں اور وہ بیماریاں حسد اور بغض ہیں جو مونڈنے والی ہیں۔ میری مراد اس سے بالوں کا مونڈنا نہیں بلکہ دین کو مونڈنا ہے یعنی یہ بیماریاں دین کی جڑ کاٹ دیتی ہیں۔

دوسروں کے مال و متاع کی تمنا کرنا:

قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خاندان کا ایک بڑا سرمایہ دار تھا جس کے خزانوں کی کنجیاں طاقتور لوگوں کی ایک جماعت مشکل سے اٹھاتی تھی۔ وہ شخص کبر و غرور میں مبتلا تھا اور کسی کو خاطر میں نہیں لاتا تھا، ایک بار جب اپنے پورے ٹھاٹھ باٹھ میں نکلا تو دنیاداروں نے یہ خواہش کی کہ کاش! مجھے بھی قارون جیسا خزانہ ملتا۔ قرآن کریم نے اس واقعہ کو نقل فرما کر اس طرح کی ذہنیت رکھنے والوں کی مذمت کی ہے اور اس طرح کی خواہش کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَاۤ اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝ وَ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ۚ وَ لَا يُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ۝﴾

(القصص)

''ایک روز وہ (قارون) اپنی قوم کے سامنے اپنے پورے ٹھاٹھ باٹھ میں نکلا، جو لوگ حیات دنیا کے طالب تھے اسے دیکھ کر کہنے لگے ''کاش ہمیں بھی وہی کچھ ملتا جو قارون کو دیا گیا ہے۔ یہ تو بڑا نصیبے والا ہے مگر جو لوگ علم رکھنے والے تھے وہ کہنے لگے۔ افسوس تم پر! اللہ کا ثواب بہتر ہے اس شخص کے لئے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرے اور یہ دولت نہیں ملتی مگر صبر کرنے والوں کو۔''

یہ بات کہنے والے بنی اسرائیل ہی میں سے تھے جن پر دنیا پرستی کا غلبہ تھا انہوں نے جب قارون کا شاندار جلوس دیکھا تو اس کی دلفریبیوں میں آ گئے اور کہنے لگے کہ دولت کی یہ فراوانی جس کو نصیب ہو وہ بڑا قسمت والا ہے کاش ہمیں بھی یہ چیز نصیب ہوتی..... آج بھی بڑے بڑے سرمایہ داروں کی شان و شوکت کو دیکھ کر لوگوں کے دلوں میں ایسی ہی تمنائیں کروٹیں لینے لگتی ہیں مگر اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک خوش قسمت اور بدقسمت اور کامیابی و ناکامی کا معیار کیا ہے۔

یہود اور مشرکین کا حسد:

یہود اور اہل کتاب دونوں نبی اکرم ﷺ سے اس بنا پر حسد رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں نبوت سے سرفراز فرمایا تھا اور ان پر وحی کا نزول ہوتا تھا۔ یہود کا اعتراض یہ تھا کہ جب تمام انبیاء کرام علیہم السلام بنی اسرائیل میں آئے تو آخری رسول کو بھی اسی خاندان میں آنا چاہئے تھا جب کہ آخری رسول کا ظہور بنی اسماعیل میں ہوا۔ مشرکین و کفار مکہ کو اعتراض یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ اور طائف کے سرداروں میں سے کسی کو کیوں نبی نہیں بنایا اور ایک غریب اور یتیم انسان کو نبوت جیسے عظیم منصب پر مبعوث کیا گیا۔

﴿مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ لَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝﴾ (البقرة)

''یہ لوگ جنہوں نے دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے خواہ اہل کتاب میں سے ہوں یا مشرک ہوں ہرگز یہ پسند نہیں کرتے کہ تمہارے رب کی طرف سے تم پر کوئی بھلائی نازل ہو مگر اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے لئے چن لیتا ہے اور وہ

بڑا فضل والا ہے۔''

سورۂ نساء میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝﴾ (النسآء)

''پھر کیا یہ دوسروں سے اس لئے حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے انہیں اپنے فضل سے نواز دیا اگر یہ بات ہے تو انہیں معلوم ہو کہ ہم نے تو ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو کتاب اور حکمت عطا کی اور ملک عظیم بخش دیا۔''

اپنی نااہلی کے باوجود اللہ کے جس فضل اور جس انعام کی آس (یہود) خود لگائے بیٹھے تھے اس سے جب دوسرے لوگ سرفراز کر دیئے گئے اور عرب کے امیوں میں ایک عظیم الشان نبی کے ظہور سے وہ روحانی، اخلاقی، اور ذہنی وعملی زندگی پیدا ہوگئی جس کا نتیجہ عروج وسربلندی ہے تو اب یہ اس پر حسد کر رہے ہیں اور یہ باتیں اسی حسد کی وجہ سے نکل رہی ہیں۔

پہلا قتل حسد کی بنیاد پر:

سورہ مائدہ میں مذکور حضرت آدم علیہ السلام کے دو مشہور بیٹوں (قابیل اور ہابیل) کے قصے سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ جب قابیل کی قربانی قبول نہ ہوئی تو اس نے حسد کی بنا پر اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا اور قتل کا یہ واقعہ دنیا کا پہلا واقعہ تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ۭ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ۭ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ لَىِٕنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اِنِّىْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِيْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝﴾ (المآئدۃ)

''اور ذرا انہیں آدم کے دو بیٹوں کا قصہ بھی سنا دو، جب ان دونوں نے قربانی کی تو ان میں سے ایک کی قربانی قبول کی گئی اور دوسرے کی نہ کی گئی اس نے کہا میں تجھے مار ڈالوں گا۔ اس نے جواب دیا کہ اللہ تو متقیوں ہی کی نذریں قبول کرتا ہے، اگر تو مجھے قتل کرنے کے لئے ہاتھ اٹھائے گا تو میں تجھے قتل کرنے کے لئے ہاتھ نہ اٹھاؤں گا، میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ میرا اور اپنا گناہ تو ہی سمیٹ لے اور دوزخی بن کر رہے، ظالموں کے ظلم کا یہی ٹھیک بدلہ ہے۔ آخر اس (قابیل) کے نفس نے اپنے بھائی (ہابیل) کا قتل اس کے لئے آسان کر دیا اور وہ اسے مار کر ان لوگوں میں شامل ہو گیا جو نقصان اٹھانے والے ہیں۔

قابیل کو یہ جان کر کہ اس کی قربانی قبول نہیں ہوئی بجائے اس کے کہ اپنی نیت کی کھوٹ کی طرف توجہ ہوتی غصہ ہابیل پر آیا کہ اس کی قربانی کیوں قبول ہوئی، حالانکہ اس کی قربانی قبول نہ ہونے میں ہابیل کا کوئی فعل نہیں تھا بلکہ اس میں سارا قصور خود اس کا اپنا تھا لیکن جب آدمی پر حسد کا دورہ پڑتا ہے تو اس کو اپنی نالائقیاں نظر نہیں آتیں بلکہ وہ اپنی تمام ناکامیوں کے اسباب دوسروں کے اندر ڈھونڈتا ہے اور اس حصے میں ان کے درپے ہو جاتا ہے افراد میں اس بدبختانہ کردار کی سب سے پہلی مثال قابیل نے کی، اور اقوام میں یہود نے۔

کہ انسان کے اندر قدرت نے ایک نفس لوامہ ودیعت فرمایا ہے جو اس وقت تک کسی ارادہ جرم کے خلاف احتجاج کرتا ہے جب تک مختلف تاویلوں اور بہانوں سے آدمی اس کی زبان بند نہ کر دے۔ قابیل کو بھی اس مرحلے سے گزرنا پڑا، لیکن بالآخر اس کے حسد نے اس کو اس ہولناک جرم (ہابیل کا قتل) پر آمادہ کر ہی لیا۔''

حاسد کا محسود پر ظلم:

حضرت یوسف علیہ السلام کے کئی سوتیلے بھائی تھے جو ان سے حسد رکھتے تھے، یہی وجہ ہے کہ جب یوسف علیہ السلام نے نبوت سے متعلق خواب دیکھا تو ان کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کو تاکیداً کہا کہ اس خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے مت کرنا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝﴾ (یوسف)

''انہوں (حضرت یعقوب علیہ السلام) نے کہا بیٹا! اپنا یہ خواب اپنے بھائیوں کو نہ سنانا ورنہ یہ تیرے درپے ہو جائیں گے حقیقت یہ ہے کہ شیطان آدمی کا کھلا ہوا دشمن ہے۔''

چونکہ یوسف علیہ السلام کے دس بھائی سوتیلے تھے اور ان سے حسد رکھتے تھے اس لئے یعقوب علیہ السلام نے اس اندیشے کے پیش نظر کہ ان کے اندر حسد کی آگ نہ بھڑک اٹھے اور وہ یوسف کے خلاف کوئی سازش نہ کر ڈالیں خواب بیان کرنے سے منع کر دیا۔ ان بھائیوں کی پرخاش یوسف کے ساتھ واضح تھی اس وجہ سے حضرت یعقوب کو اندیشہ ہوا کہ اگر کہیں انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب سن لیا تو ان کی حسد کی آگ اور بھڑک اٹھے گی اور عجب نہیں کہ وہ حسد سے اندھے ہو کر ان کو نقصان پہنچانے کی کوئی خطرناک سازش کر ڈالیں۔

حضرت یعقوب علیہ السلام (یوسف کے والد) نے جس اندیشے کا اظہار کیا تھا وہ بالکل سچ ثابت ہوا! ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۝ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ۭ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِۨ ۝ اِۨقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝﴾ (یوسف)

''حقیقت یہ ہے کہ یوسف اور اس کے بھائیوں کے قصے میں پوچھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ یہ قصہ یوں شروع ہوتا ہے کہ اس کے بھائیوں نے آپس میں کہا یہ یوسف اور اس کا بھائی دونوں ہمارے والد کو ہم سب سے زیادہ محبوب ہیں حالانکہ ہم ایک پورا جتھا ہیں سچی بات یہ ہے کہ ہمارے ابا جان بالکل ہی بہک گئے ہیں، چلو یوسف کو قتل کر دو، یا اسے کہیں پھینک دو، تاکہ تمہارے والد کی توجہ صرف تمہاری ہی طرف ہو

جائے یہ کام کر لینے کے بعد پھر نیک بن کر رہنا۔''

حضرت یوسف کے قصے سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ حاسد موقع فراہم ہونے پر ظلم کرنے سے باز نہیں آتا۔

حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے:

حسد برائیوں کی جڑ ہے حسد سے نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں' اللہ کے رسول ﷺ نے تمثیل کے انداز میں حسد کی خرابی کو واضح فرمایا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

[عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: "إياكم والحسد فإن الحسد يأكل الحسنات كما تأكل النار الحطب".] (أبوداود)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''حسد سے اپنے آپ کو بچاؤ اس لئے کہ حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔''

حسد بھائیوں کے درمیان نفرتیں پیدا کرتا ہے' آپس میں بھائی بننے اور بھائیوں جیسی شیر و شکر ہو کر زندگی گزارنے کے لئے حسد سے بچنا ضروری ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[عن أنس بن مالك أن رسول الله ﷺ قال: "لا تباغضوا ولا تحاسدوا ولا تدابروا وكونوا عباد الله إخوانا".] (مسلم)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بغض مت رکھو، ایک دوسرے سے مت حسد کرو، ایک دوسرے سے مت دشمنی کرو، ایک دوسرے سے، (اللہ کے بندو!) بھائیوں کی طرح رہو۔''

حضرت حسن بصری کا قول ہے کہ اے ابن آدم! تو اپنے بھائی سے حسد کیوں کرتا ہے' اللہ نے جو کچھ اسے دیا ہے وہ اس کا فضل و کرم ہے۔ تو ایسے آدمی پر حسد کیوں کرتا ہے جس کی عزت و تکریم کا خود خدا متمنی ہے اور اگر وہ خدا کا فضل و کرم نہیں کچھ اور ہے تو تجھے اس کے دوزخ کی طرف جانے پر حسد کیوں ہے؟

ابن سیرین نے فرمایا: میں نے دنیا کے مال و متاع کو دیکھ کر کسی آدمی پر کبھی حسد نہیں کیا، اگر وہ اہل جنت میں سے ہے تو اس کی دنیوی آسودگی سے حسد کرنا فضول ہے کہ جنت کے مقابلے میں دنیا کی حقیقت ہی کیا ہے۔ اور اگر وہ دوزخ کا ایندھن بننے والا ہے تو اس بدنصیب کے اس انجام کا خیال کر کے میں اس کی دنیا پر کیسے حسد کر سکتا ہوں۔

جائز حسد (رشک):

یوں تو حسد ہر حال میں اور ہر چیز کے سلسلے میں ناجائز ہے مگر حدیث کے مطابق دو چیزوں میں حسد (رشک) جائز ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

[عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "لا تحاسدوا إلا في اثنتين رجل آتاه الله القرآن فهو يتلوه في آناء الليل والنهار ويقول لو أوتيت مثل ما أوتي هذا لفعلت كما يفعل ورجل آتاه الله مالا ينفقه في حقه فيقول لو أوتيت مثل ما أوتي لفعلت كما يفعل".] (بخاري)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ ''کسی شخص پر حسد کرنا (رشک کرنا) اچھا نہیں مگر دو شخصوں پر: ایک تو اس پر جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن یاد کرایا ہو اور وہ رات و دن کے وقتوں میں اس کو پڑھتا رہتا ہے اس پر کوئی شخص رشک (حسد) کر کے یوں کہہ سکتا ہے کہ کاش! مجھ کو بھی یہ نعمت ملتی تو میں بھی اسی طرح کیا کرتا۔ دوسرے اس شخص پر جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے وہ اس کو نیک کاموں میں (جن میں خرچ کرنا چاہئے) خرچ کرتا ہے اس پر کوئی شخص یوں رشک (حسد) کر سکتا ہے کہ اگر مجھ کو اسی طرح دولت ملتی تو میں بھی ویسا ہی کرتا جیسے وہ کر رہا ہے۔''

صحیح بخاری کی ایک روایت اسی مفہوم کی دوسرے الفاظ میں یوں ہے:

[لا حسد إلا على اثنتين: رجل آتاه الله الكتاب وقام به آناء الليل والنهار ورجل آتاه الله مالا فهو يتصدق به آناء الليل والنهار".] (بخاري)

''دو قسم کے لوگ قابل رشک ہیں: ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے کتاب اللہ کا علم دیا ہو پھر وہ رات کے اوقات میں قیام کر کے کتاب پڑھتا ہو، اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت کی نعمت سے نوازا ہو پھر وہ رات دن صدقہ کرتا ہو۔''

حسد سے پناہ مانگنے کی ہدایت:

حسد ایک مرض ہے جس کی جڑ سے مختلف قسم کی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ حاسد حسد کی وجہ سے جہاں اپنا نقصان کرتا ہے وہیں پر وہ محسود کو ہر ممکن تکلیف پہنچانے کی بھی کوشش کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن نے حاسد کے شر سے پناہ مانگنے کی ہدایت کی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝﴾ (الفلق)

''کہہ دو میں (پناہ مانگتا ہوں) حاسد کے شر سے جب کہ وہ حسد کرے۔''

حاسد جب حسد کرتا ہے اور اپنی قلبی کیفیت کے ساتھ محسود کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو محسود پر اس کے اثرات پڑتے ہیں' ان اثرات کا ہم صرف اس بنا پر انکار نہیں کر سکتے کہ ہمارے پاس جو علم ہے اور تجربہ کے آلات ہیں ان سے ہم اس اثر کے راز اور اس کی کیفیت کو نہیں جان سکتے۔

بہر حال حاسد کا حسد بھی ایک شر ہے اس سے بچنے کے لئے اللہ سے پناہ مانگنی چاہئے اور اس کی حفاظت و نگہبانی کا سہارا لینا چاہئے۔

''اہلحدیث'' کی توسیع اشاعت مہم

جناب حافظ حسن محمد کمیر پوری' محترم قاری محمد خالد مجاہد' مولانا یٰسین بلوچ کی ترغیب پر اور جناب زبیر مجاہد امیر تحصیل پتوکی' جناب مولانا عبدالباری ذوق ناظم تحصیل پتوکی' جناب شیخ محمد فاروق ناظم پتوکی شہر کی انتھک محنت کے نتیجہ میں سردست 50 رسالے جاری کروائے اور عزم بالجزم کے ساتھ تعداد میں خاطر خواہ اضافہ کی خواہش کا اظہار فرمایا۔ (ادارہ)

ضروری التماس

جملہ قارئین کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ ادارہ کے ساتھ خط کتابت کرتے ہوئے اور بالخصوص بذریعہ منی آرڈر زر تعاون ارسال کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (ادارہ)

بقیہ سیرت طیبہ کا پیغام

مردمک، سرمیں چشم، باریک و پیوستہ ابرو، سیاہ گھنگھریالے بال، خاموش وقار کے ساتھ، گویا دل بستگی لیے ہوئے، دور سے دیکھنے میں زیبندہ و دلفریب، قریب سے نہایت شیریں و کمال حسین، شیریں کلام، واضح الفاظ، کلام کی وبیشی الفاظ سے معرا، تمام گفتگو موتیوں کی لڑی جیسی پروئی ہوئی، میانہ قد کہ کوتاہی نظر سے حقیر نظر نہیں آتے۔ نہ طویل کہ آنکھ اس سے نفرت کرتی، زیبندہ نہال کی تازہ شاخ، زیبندہ منظر والا قد، رفیق ایسے کہ ہر وقت اس کے گردو پیش رہتے ہیں۔ جب وہ کچھ کہتا ہے تو چپ چاپ سنتے ہیں، جب حکم دیتا ہے تو تعمیل کے لیے جھپٹتے ہیں، مخدوم، مطاع، نہ کوتاہ سخن نہ فضول گو! (رحمۃ للعالمین ج ا ص ۱۰۱، ۱۰۲)

سیرت نبوی پر لکھی گئی سب سے پہلی کتاب جس کا متن آج ہمارے سامنے موجود ہے وہ عروہؒ بن زبیرؓ کی ''مغازی رسول اللہ ﷺ'' ہے جس کے بعد ابن اسحاق، ابن ہشام، ابن سعد، زہری، طبری اور واقدی نے سیرت نگاری کے عمل اور منہج کو وہ بنیادیں فراہم کر دیں کہ جس پر چلتے ہوئے گزشتہ چودہ صدیوں میں سیرت پیمبرؐ پر ہزاروں کتابیں دنیا کی مختلف زبانوں میں لکھی گئیں اور یہ سلسلہ سعادت ہنوز جاری و ساری ہے۔ تقریباً تیس کے قریب چھوٹی بڑی فہارس اور کتابیات صرف کتب سیرت کے حوالے سے موجود ہیں۔ اس تاثر کو برطانوی مستشرق ڈی، ایس مارگولیتھ نے اپنی کتاب Muhammad and the Rise Islam میں ان الفاظ میں پیش کیا ہے:

''محمد (ﷺ) کے سوانح نگاروں کا ایک طویل سلسلہ ہے جس کا اختتام ناممکن ہے مگر اس شرف میں جگہ پانا، لائق اعزاز ہے۔''

مستشرقین نے گزشتہ تین صدیوں میں نبی مکرم ﷺ کی سیرت و سوانح پر سینکڑوں کتابیں لکھی ہیں۔ ان میں سے چند ایک کو چھوڑ کر باقی ذخیرہ ایک معاندانہ اور مخاصمانہ اسلوب میں تحریر کیا گیا ہے۔ مستشرقین کے اس خبثِ باطن کے باوجود حضور ﷺ کی ذات گرامی پوری دنیا میں مقبول ہو رہی ہے اور ہر سال ہزاروں سعید روحیں آپ ﷺ کے دامانِ رسالت میں توحید الٰہی کا نظارہ کرتی ہیں۔ قبولیت اسلام کی یہ لہر مسلسل بڑھ رہی ہے۔ علمی سطح پر اس کی شدید ضرورت ہے کہ ایک طرف قرآن مجید کے تراجم زیادہ سے زیادہ زبانوں میں کیے جائیں تو دوسری طرف آپ ﷺ کی زندہ، باعمل اور اخلاق و پاکیزگی سے معمور سیرت کو دنیا کی ہر زبان میں پیش کیا جائے۔ سیرت کے حوالے سے ایسے ادارے اور اکیڈمیاں ایک ایسا انسائیکلو پیڈیا مرتب کریں جس میں آپ ﷺ کے سوانح، سیرت اور پیغام کے ہر پہلو کو ایک تحقیقی مقالے کی صورت میں لکھا جائے اور اس کے آخر میں معروف اسلوب اور طریق کے مطابق مستند مصادر اور مراجع کی تفصیل بھی فراہم کی جائے۔ اس ضمن میں اصول سیرت اور منہج سیرت پر بہت سنجیدگی سے سائنٹیفک کام کرنے کی ضرورت ہے۔

حضور ﷺ سے عقیدت و محبت اور ارادت و الفت ایک بندۂ مومن کے لیے سرمایۂ قلب ونظر اور آپ ﷺ کے اسوۂ کامل کا مکمل اتباع موجب شفاعت ہے۔ آپ ﷺ کی ختم نبوت کی فضیلت کے باعث امت مسلمہ پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ منہاج نبوی کے مطابق اسلام کے پیغام کو اس کی کاملیت اور جامعیت کے ساتھ انسانیت کے سامنے پیش کریں۔ اکیسویں صدی عیسوی میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے عروج کے اس دور میں دنیا مادیت پرستی کے چنگل میں شکار ہو کر ایک رقص ابلیس کا منظر پیش کر رہی ہے۔ انسانیت ایک روحانی افلاس اور اخلاقی غرابت کا شکار ہے۔ انسان نے عارضی ذہنی سکون کی خاطر ایک ایسی ثقافت کے مظاہر کا سہارا لے رکھا ہے جو اس کے اضطراب کو مزید بڑھا رہی ہے۔

عصر حاضر کے اس مظلوم اور راہ گم کردہ انسان کو اس کی حقیقی منزل سے آشنا کرانے کے لیے اس سے بہتر کوئی اور ذریعہ نہیں کہ نبی مکرم ﷺ کے حقیقی سوانح اور سچی سیرت کو عام کریں۔ اس کے لیے تحریر و تصنیف کے علاوہ دوسرے ذرائع ابلاغ سے بھی مدد لینا چاہیے۔ اہل علم اور ارباب تحقیق کو اس سیرت کی پیش کش میں علمی صداقتوں کا سراغ لگانا چاہیے۔ آپ ﷺ کی سیرت جس خلق عظیم کی حامل ہے اس کی شہادت تو قرآن مجید کی آیات بینات میں بھی واضح ہے۔ انسانیت آج کسی نمونۂ عمل اور انسان کامل کی تلاش میں ہے۔ اس صورت حال میں ملت اسلامیہ کے ارباب فکر و نظر، مدارس اور جامعات کے اساتذہ اور علمی اور تحقیقی اداروں کے محققین کو سب سے پہلے جس حوالے سے دین مبین کو پیش کرنا چاہیے وہ حضور ختمی مرتبت ﷺ کی سیرت کے وہ انوار ہیں جو اسلامی نظریۂ حیات کے ہر پہلو کی ایک مکمل اور جامع تفسیر ہیں۔

وہ دانائے سبل، ختم الرسل، مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادیٔ سینا
نگاہ عشق و مستی میں وہی اول، وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰس، وہی طٰہٰ

❀❀❀❀❀

بقیہ تصویر کا دوسرا رخ

کے حوالے سے سوشل میڈیا پر شئیر کئے گئے تھے ان کے حوالے سے وہ پاکستانی ویب سائٹس اور اخبارات کو قانونی نوٹس بھیجنے کا اعلان کر چکے ہیں۔ دراصل ان سوال وجوابات سے ایسا تاثر مل رہا تھا کہ جیسے عامر خان نے اس فلم میں ہندومت پر تنقید کرنے کو جائز جبکہ اسلام کو انتہائی مثبت انداز میں پیش کیا ہے۔

یہ ٹھیک ہے کہ اس فلم میں ہندومت کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ایسا اسلام سمیت کسی دوسرے مذہب کی حقانیت ثابت کرنے کے لئے نہیں کیا گیا۔ بلکہ اس کا واضح مقصد مذہب بیزاری، لادینیت اور سیکولر نظریات کا فروغ ہے۔ بظاہر ہندو پنڈت، سادھو اور گرو ہدف بنائے گئے ہیں لیکن دراصل دیگر تمام مذاہب کے مذہبی رہنما بھی کسی رعائیت کے مستحق نظر نہیں آتے۔ بین السطور میں دیئے جانیوالا پیغام یہی ہے کہ تمام مذاہب اور دینی اقدار انسانیت کے لئے مضر اور بے فائدہ ہیں۔

اس فلم میں ایسے کئی مناظر اور ڈائیلاگ ہیں جن کے ذریعے مذہب، مذہبی اقدار اور مذہبی طبقے کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ ایسا ہندو مذہب کے تناظر میں کیا گیا ہے لیکن حقیقت میں اس کا مقصد دیگر تمام مذاہب کو بھی کٹہرے میں لا کھڑا کرنا ہے۔ شاید دیگر مذاہب کے ماننے والوں کو اس بات پر کچھ زیادہ اعتراض نہ ہو کیونکہ ان کے پاس ان سوالات کا جواب ہے ہی نہیں کہ جو اس فلم کے ذریعے اٹھائے گئے ہیں لیکن الحمدللہ! اسلام کا دامن اس حوالے سے خالی نہیں۔ اسلام کے پاس ایک مکمل ضابطہ حیات اور ایک ایسا عالمگیر نظام موجود ہے جس پر عمل پیرا ہو کر انسانیت کی بھلائی اور پرامن معاشرے کا خواب پورا ہو سکتا ہے۔ ہمیں اس بات کا احساس کرنے کی ضرورت ہے کہ میڈیا پر پیش کئے جانیوالے مواد کے مقاصد کو بھی سمجھا جائے تاکہ اس کے پوشیدہ پیغامات کے اثرات سے آگاہی ہو سکے۔

❀❀❀❀❀

فضائل جمعۃ المبارک

تحریر: جناب امیر افضل اعوان

خالق کائنات نے جمعہ المبارک کو دیگر ایام پر فضیلت عطا فرمائی، بلاشبہ جمعہ کا دن اہل ایمان کے لیے اجتماعی عبادت اور خوشی کا دن ہے۔ عبداللہ بن مسعود اور ابو مسعود رضی اللہ عنہما کی روایات سے پتہ چلتا ہے کہ جمعہ کی فرضیت کا حکم ہجرت سے پہلے مکہ میں نازل ہو چکا تھا لیکن چونکہ مکہ میں اجتماعی عبادت کرنا ممکن نہ تھا اس وجہ سے اس پر عمل نہ ہوا لیکن آپ ﷺ نے مدینہ میں یہ حکم پہنچا دیا کہ وہاں جمعہ قائم کریں چنانچہ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے 12 آدمیوں کے ساتھ مدینہ میں پہلا جمعہ پڑھایا۔ خود آپ ﷺ نے مکہ سے مدینہ ہجرت کے دوران بنو سالم بن عوف کی بستی میں سب سے پہلا جمعہ پڑھایا۔ اسی طرح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

''وہ بہترین دن جس پر جمعہ کے دن کا سورج طلوع ہوا' اسی دن آدم تخلیق کیے گئے اور اسی دن جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن وہاں سے نکالے گئے اور قیامت بھی جمعہ کے دن ہی واقع ہوگی''۔

اسلام میں جمعہ المبارک کو نمایاں درجہ پر فائز کرتے ہوئے اس دن عبادات کے ساتھ ساتھ غسل، مسواک اور خوشبو لگانے کی بڑی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

''جمعہ کا غسل ہر بالغ شخص پر واجب ہے۔''
(مسلم، ابن ماجہ، ابوداؤد، نسائی)

جبکہ ایک اور جگہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

''ہر بالغ پر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے اور یہ کہ مسواک کرے اور یہ کہ خوشبو لگائے اگر میسر ہے۔'' (بخاری)

اسی طرح سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جس قدر ممکن ہو طہارت کرے اور تیل لگائے یا اپنے گھر کی خوشبو استعمال کرے اس کے بعد جمعہ کی نماز کے لیے نکلے اور وہ آدمیوں کے درمیان (جو مسجد میں بیٹھے ہیں) فرق نہ کرے پھر جس قدر اس کی قسمت میں نماز پڑھے پھر جس وقت امام خطبہ دینے لگے تو چپ رہے تو اس کے وہ گناہ جو اس جمعہ سے پہلے گزشتہ جمعہ تک سرزد ہوئے تھے بخش دیے جائیں گے۔''

جمعہ المبارک کے دن دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ پر درود پاک بھجوانے کی بہت زیادہ فضیلت بیان کی جاتی ہے، جمعہ المبارک کے دن نبی اکرم ﷺ پر درود پاک بھیجنا مستحب ہے۔
(احمد، ابوداؤد، حاکم، صحیح ابن حبان)

اس دن کی فضیلت بارے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ

''تمہارے دنوں میں سب سے فضیلت والا دن جمعہ کا دن ہے اسی دن آدم پیدا کئے گئے اور اسی دن ان کی روح قبض کی گئی اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن سب بے ہوش کئے جائیں گے پس تم اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لیے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔''

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

''جو شخص جمعہ کے دن سورۃ الکہف کی تلاوت کرے گا تو آئندہ جمعہ تک اس کے لیے ایک خاص نور کی روشنی رہے گی۔'' (صحیح الترتیب)

عبادات وصالح اعمال کے ساتھ ساتھ جمعہ المبارک کے دن ایک ایسی خاص گھڑی بھی آتی ہے جس میں دعا کی بڑی اہمیت ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

''اس روز ایک ساعت ایسی بھی ہے کہ جب کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرمائے گا اور ہاتھ سے اشارہ کر کے آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ساعت بہت تھوڑی ہے (بخاری)

صحیح مسلم کی حدیث کے مطابق وہ گھڑی امام کے منبر پر بیٹھنے سے نماز جمعہ کے ختم ہونے تک ہے۔ ترمذی کی روایت کے مطابق یہ گھڑی عصر سے لیکر سورج غروب ہونے تک ہے۔

نماز جمعہ کی اہمیت اور فضیلت بارے بہت تفصیل کے ساتھ بیان سامنے آتا ہے، اہل ایمان مردوں کے لیے نماز جمعہ کی ادائیگی مسجد میں باجماعت کرنا ضروری ہے

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝﴾ (الجمعة)

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جمعہ کے دن کی نماز کی اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف جلدی سے آجایا کرو اور خرید و فروخت چھوڑ دو اگر تم سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے۔''

اسی طرح حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

''جمعہ حق ہے اور ہر مسلمان پر جماعت سے واجب ہے لیکن چار اشخاص مستثنیٰ ہیں: غلام، عورت، بچہ اور بیمار۔'' (ابوداؤد)

ایک اور جگہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

''جس نے وضو کیا اور اچھے طریقے سے وضو کیا پھر جمعہ پڑھنے کے لیے آیا غور سے (خطبہ) سنا اور خاموش رہا تو اس جمعہ سے دوسرے تک کی درمیانی مدت اور مزید تین دن کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔'' (مسلم)

واضح ہو کہ نماز جمعہ کا وقت وہی ہے جو نماز ظہر کا وقت ہوتا ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

''رسول اللہ ﷺ جمعہ کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈھل جاتا۔'' (بخاری)

نماز جمعہ کی ادائیگی بارے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

''جو شخص جمعہ کے دن غسل جنابت کرے اور جمعہ کی نماز کے لیے چل پڑے تو گویا اس نے اونٹ قربان کیا اور جو دوسرے وقت میں جائے تو اس نے گائے قربان کی اور جو تیسرے وقت میں جائے

تو گویا اس نے سینگوں والا مینڈھا دیا اور جو چوتھے وقت میں جائے تو اس نے مرغی کی قربانی دی اور جو پانچویں وقت میں دیا تو اس نے انڈہ قربانی میں دیا اور جب امام خطبہ کے لیے نکلتا ہے تو فرشتے ذکر سننے کے لیے حاضر ہو جاتے ہیں۔'' (بخاری)

نماز ادا کرنے کے حوالہ سے کچھ باتیں انتہائی وضاحت طلب ہیں، اس بارے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ

''رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی شخص ایسا کرے کہ اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا دے اور خود اس کی جگہ پر بیٹھ جائے''۔ (بخاری)

جبکہ سیدنا عبداللہ بن بسرؓ نے کہا کہ

''ایک شخص گردنیں پھلانگتا ہوا جمعہ کے لیے آیا، رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھ رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ تم نے (لوگوں کو) اذیت دی۔'' (ابوداؤد)

جمعہ نماز ظہر کی نماز کے مقابلہ میں مختصر (چار رکعات کے بجائے دو رکعات) ہے، جس سے پہلے خطبہ دیا جاتا ہے جو دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے، سیدنا عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ ''میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا کہ

''جو کوئی جمعہ کی نماز کے لیے آئے وہ غسل کرے۔'' (بخاری)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

''رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے پھر (پہلے خطبہ کے بعد) بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے جیسے تم اس وقت کرتے ہو۔'' (بخاری)

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ

''رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دو خطبے پڑھتے، ان کے بیچ بیٹھتے۔'' (بخاری)

جبکہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

''اگر جمعہ کے دن جب امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو پھر تو اپنے پاس والے کو کہے کہ ''چپ رہ'' بے شک تو نے لغو (فضول) حرکت کی''۔ (بخاری)

حضرت معاذؓ بن انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو، گھٹنوں کو پیٹ کے ساتھ ملا کر بیٹھنے سے منع فرمایا''۔ (ابوداؤد)

جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہونے کے بعد دو رکعت تحیۃ المسجد مختصر ادا کئے بغیر نہیں بیٹھنا چاہیے، چاہے امام خطبہ ہی کیوں نہ دے رہا ہو۔ اس بارے میں سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے تو ایک آدمی آیا، آپ ﷺ نے فرمایا:

''تو نے نماز (تحیۃ المسجد) پڑھی ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: دو رکعتیں پڑھ لو'' (بخاری، مسلم، ابن ماجہ، نسائی، ابوداؤد، ترمذی)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

''جب کوئی جمعہ پڑھے تو اس کے بعد چار رکعت سنت پڑھ لے۔'' (مسلم)

واضح رہے کہ جمعہ کے بعد دو یا چار سنتیں گھر جا کر پڑھنا افضل اور مسنون ہے تاہم مسجد میں بھی ادا کی جا سکتی ہے۔

نماز جمعہ نہ پڑھنے والوں کے لیے سخت وعید سنائی گئی ہے۔ اس حوالہ سے حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے منبر کے تختوں پر فرماتے ہوئے سنا کہ

''لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آ جائیں، ورنہ اللہ تعالیٰ ضرور ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا، پھر وہ یقیناً غافل لوگوں میں سے ہو جائیں گے۔'' (مسلم)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے بارے میں جو جمعہ سے پیچھے رہتے ہیں فرمایا کہ

''میں نے ارادہ کیا کہ کسی شخص کو حکم دوں جو لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں جا کر آگ لگا دوں ان لوگوں کے گھروں میں جو جمعہ پڑھنے سے پیچھے رہتے ہیں۔'' (مسلم)

جمعہ کے مبارک دن کے ساتھ ساتھ جمعہ کی رات کی عبادات کی بھی بڑی اہمیت اور فضیلت بیان کی گئی ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

''تم جمعہ کی رات کو دوسری راتوں کے درمیان سے قیام (نفلی نماز وغیرہ) کیلئے خاص کرو، مگر یہ کہ جمعہ اس مدت میں آ جائے، جس میں تمہارا کوئی آدمی روزے رکھتا ہو۔'' (مسلم)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ''ہاں''۔ (بخاری)

صرف جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا جائز نہیں البتہ اگر کوئی اس کے ساتھ ایک دن پہلے یا بعد میں روزہ رکھے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم، ابن ماجہ)

جمعہ کے مبارک دن کے فیوض و برکات سے حقیقی انداز میں فیض یاب ہونے کے لیے ضروری ہے کہ امت مسلمہ قرآن و سنت میں بیان کئے گئے طریقہ کار کے مطابق عبادات کی بروقت ادائیگی پر توجہ دے، نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود پاک بھجوائے، غسل کا خصوصی اہتمام کیا جائے اور خالق کائنات سے گڑگڑا کر دعائیں مانگی جائیں، بلاشبہ جمعہ کا دن دین اور دنیا کا بہترین امتزاج ہے اور اس حوالہ سے کسی بھی ابہام کی کوئی بھی گنجائش نہیں۔ اسلام میں واضح کر دیا گیا ہے کہ

''جمعہ کا دن سب دنوں کا سردار ہے اور اس کا مرتبہ و مقام عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ سے بھی اعلیٰ و ارفع ہے اور یہ ہفتہ واری عید کا دن ہے۔'' (احمد، ابن ماجہ)

جمعہ کا دن جہاں اہل ایمان کا عبادت کا دن ہے وہیں جمعہ کے دن ان کو دنیاوی معاملات کی انجام دہی کی بھی اجازت دی گئی ہے:

﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝﴾ (الجمعة)

''پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور بکثرت اللہ کا ذکر کیا کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔''

اسی لیے ایک مسلمان کو اللہ تعالیٰ سے آخرت کے ساتھ ساتھ دنیا سے بھلائیاں مانگنے کی تعلیم بھی دی گئی ہے اور یہ دعا سکھائی گئی ہے:

ترجمہ: ''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائیاں عطاء فرما اور آخرت میں بھی بھلائیاں عطاء فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے''۔ (آمین)

❀❀❀❀❀

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین کی ''تاریخ اہلحدیث''

عصر حاضر کا عظیم الشان شاہکار

قسط نمبر ۲

تحریر: جناب مولانا محمد خالد سیف

جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جا چکا ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام، آئمہ سلف اور قرون اولی کے مسلمان خالص کتاب وسنت کے مطابق عمل پیرا تھے، اور وہ کسی امام یا فقیہ کے اقوال کی پابندی نہیں کرتے تھے، امام ابوزید دبوسیؒ نے تقویم الادلۃ میں لکھا ہے کہ صدر اول کے مسلمان یعنی حضرات صحابہ و تابعین وصالحین کتاب وسنت کے مطابق عمل کرتے تھے۔ اگر کتاب وسنت میں کوئی بات موجود نہ پاتے، تو وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کے لوگوں کے ان اقوال کو لے لیتے جو از روئے دلیل صحیح ہوتے تھے۔ مثلاً ایک شخص ایک مسئلہ اگر حضرت عمرؓ کے قول کی روشنی میں اختیار کرتا، تو دوسرے مسئلے میں وہ آپ کی مخالفت کرتے ہوئے حضرت علیؓ کے قول کو اختیار کر لیتا تھا۔ جیسا کہ خود امام ابوحنیفہؒ کے تلامذہ نے اگر بہت سے مسائل میں آپ سے موافقت کی ہے، تو بہت سے مسائل میں آپ کی مخالفت بھی کی ہے۔ اس دور میں فقہی طور پر کوئی اپنے آپ کو عمری یا علوی نہیں کہلاتا تھا، سب لوگ رسول اللہ ﷺ ہی کی طرف اپنی نسبت کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسی دور کو مشہود لہا بالخیر قرار دیا تھا کیونکہ وہ لوگ دلیل دیکھتے تھے، اپنے علماء کو نہیں دیکھتے تھے۔

جب چوتھی صدی ہجری میں تقوی ختم ہو گیا تو لوگوں نے دلائل و براہین تلاش کرنے کے بجائے اپنے علماء ہی کو دلائل قرار دے کر ان کی اتباع شروع کر دی اور اس طرح بعض لوگ اپنے آپ کو حنفی بعض مالکی اور بعض شافعی کہلانے لگے۔۔ اور پھر بعد میں ہر صدی کے لوگوں نے اپنے اپنے امام کی پیروی ہی کو دین و ایمان سمجھنا شروع کر دیا جس کی وجہ سے سنتوں کے بجائے بدعات پر عمل ہونے لگا اور حق کی حمایت کے بجائے خواہش نفس کی پیروی کی جانے لگی۔ (قواعد التحدیث۔ص ۳۴۴۔۳۴۵)

حضرت شاہ ولی اللہؒ نے بھی یہی بات لکھی ہے:

[اعلم أن الناس كانوا قبل المائة الرابعة غير مجمعين على التقليد الخالص لمذهب واحد بعينه.] (حجة الله البالغة طبع بيروت۔ ۲۰۰۱ء جلد ۱۔ص ۲۸۳)

چوتھی صدی سے قبل لوگ کسی ایک متعین (فقہی) مذہب کی خالص تقلید پر مجتمع نہ تھے۔

حضرت شاہ ولی اللہؒ نے حجۃ اللہ البالغہ کے باب حكاية حال النّاس قبل المائة الرّابعة وبعدها میں بڑی تفصیل سے اس بات پر روشنی ڈالی ہے کہ مسلمانوں میں اندھی تقلید اور جمود کا مرض چوتھی صدی ہجری کے بعد پیدا ہوا ہے۔ حجۃ اللہ البالغہ کے اس باب کا مطالعہ کرتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دل خراش صورت حال بیان کرتے ہوئے شاہ صاحبؒ کا دل درد سے بھر گیا اور ان کے قلم سے خون کے آنسو ٹپکنے لگے۔

و لم يأت قرن بعد ذ لک الّا و هو اكثر فتنة و أو فر تقليداً و أشد انتزا عاً للأ ما نة من صدور الر جال حتى اطمأنوا بترک الخوض فى امر الدين، و بان يقولوا: انا وجدنا آباءنا على امّة وانّا على آثارهم مقتدون، (الزخرف۔ ۲۳) و الى الله المشتكى وهو المستعان ، و به الثقة و عليه التكلا ن (حجة الله البالغه طبع بيروت، ۲۰۰۱ء، جلد ۱ ص ۲۸۶)

(چوتھی صدی) کے بعد آنے والی ہر صدی پہلے سے زیادہ فتنہ انگیز ثابت ہوئی اس میں تقلید کی زیادہ فراوانی ہوگئی۔ امانت و دیانت سے لوگوں کے سینے زیادہ شدت سے محروم ہو گئے۔ امور دین میں غور وخوض کو ترک کر کے بڑے اطمینان سے لوگ یہ کہنے لگے: ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک راہ پر پایا ہے اور ہم قدم بقدم ان ہی کے پیچھے چلتے ہیں۔

اس اندھی تقلید کی وجہ سے جو ناگفتہ بہ صورت حال پیدا ہوئی اس کا شکوہ کرتے ہوئے سلطان العلماء عزبن عبدالسلامؒ نے بجا فرمایا ہے:

یہ انتہائی تعجب انگیز بات ہے کہ فقہاء مقلدین کو اپنے امام کے ماخذ کے ضعف کا بھی علم ہوتا ہے اور اس کے مداوا کی بھی کوئی سورت نہیں ہوتی، لیکن اس کے باوجود وہ اپنے امام کی تقلید کرتے ہیں، اپنے امام کی تقلید اور مذہبی جمود کے باعث انہیں کتاب وسنت اور صحیح قیاس کے ترک کر دینے میں بھی کوئی حجاب نہیں ہوتا بلکہ کتاب وسنت کے واضح نصوص کو ترک کر دینے اور اپنے امام کی طرف سے دفاع کرنے کے لئے بہت بعید از قیاس اور باطل تاویلوں سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ (قواعد الاحکام فی مصالح الانام۔ ج ۲۔ص ۱۵۱، ۱۵۴)

علامہ صالح فلانیؒ نے بھی اس مریض فکر اور مذموم روش کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

بعض لوگوں کو جب کوئی ایسی حدیث مل جائے جو ان کے مذہب کے موافق ہو، تو خوشی ومسرت کا اظہار کرتے ہوئے اسے تسلیم کرتے ہیں۔ اگر انہیں کوئی ایسی حدیث ملے جو صحیح ہو، منسوخ نہ ہو، اور کسی دوسری صحیح حدیث کے معارض بھی نہ ہو، لیکن اس سے اپنے امام کے بجائے کسی دوسرے امام کے مذہب کی تائید ہوتی ہو، تو وہ اسے قبول کرنے کی بجائے بعید احتمالات کے دروازے کھول لیتے ہیں۔ حدیث سے اعراض کرتے ہوئے اپنے امام کے مذہب کی ترجیح کے وجوہ واسباب تلاش کرنا شروع کر دیتے ہیں، خواہ اپنے امام کا مذہب نص صریح اور حضرات صحابہ کرام وتابعین کے مذہب کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ ان لوگوں میں سے اگر کوئی کتب حدیث میں سے کسی کتاب کی شرح لکھے، تو وہ ہر اس حدیث کی تحریف کرتا ہے، جو اپنے امام کی رائے کے خلاف ہو، اور اگر وہ ان سب باتوں سے عاجز وقاصر ہو، تو وہ بلا دلیل نسخ، خصوصیت یا عدم عمل کا دعوی کر دیتا ہے، یا اپنے مریض ذہن کے

مطابق کوئی اور بات کہہ دیتا ہے۔ اور اگر ایسا ممکن نہ ہو، تو فوراً یہ دعویٰ کر دیتا ہے کہ اس کے امام کو تمام یا اکثر مرویات کا علم ہے، انہوں نے اس حدیث شریف کو کسی طعن ہی کی وجہ سے ترک کیا ہوگا۔ اس طرح ان لوگوں نے اپنے مذہب کے علماء کو خدا بنا لیا ہے، ان کے مناقب اور کرامات کے دروازے کھول لئے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ جو بھی ان کے امام کا مخالف ہے، وہ صحیح نہیں۔ علماء سنت میں سے اگر کوئی انہیں صحیح طرز عمل اختیار کر کے سنت کے مطابق عمل کرنے کی نصیحت کرے، تو وہ اسے اپنا دشمن قرار دے دیتے ہیں خواہ پہلے وہ کیسا ہی مخلص دوست کیوں نہ ہو۔ یہ لوگ اگر اپنے امام کے مذہب کی مشہور کتب میں سے کسی کتاب میں رائے اور تقلید کی مذمت اور اتباع حدیث کی ترغیب کی بات دیکھیں تو اسے بھی پس پشت ڈالتے اور اپنے ہی امام کے امر و نہی سے اعراض کر لیتے ہیں۔ (ایقاظ ہمم۔ص ۱۰۹)

علامہ کرخیؒ نے تو اسے احناف کے باقاعدہ اصول کے طور پر بیان کیا ہے:

انّ کل آیۃ تخالف قول اصحابنا فانّھا تحمل علی النسخ او علی الترجیح، والاولی ان تحمل علی التاویل من جھۃ التوفیق۔ (اصول الکرخی۔ اصول نمبر ۲۸)

(قرآن مجید کی ہر وہ آیت جو ہمارے احباب (احناف) کے قول کیخلاف ہوگی اسے منسوخ یا مرجوح قرار دیا جائے گا۔ لیکن زیادہ بہتر یہ ہے کہ تطبیق پیدا کرنے کے لئے اس کی تاویل کر لی جائے)۔

اور حدیث کے بارے میں بھی انہوں نے اپنا اصول یہ بیان کیا ہے:

انّ کل خبرٍ یجیء بخلاف قو ل ا صحا بنا فا نّہ یحمل علی النسخ او علیٰ انّہ معا رض بمثلہ۔ (اصو ل الکر خی۔ اصول نمبر ۲۹)

(ہر وہ حدیث جو ہمارے احباب (احناف) کے قول کے خلاف ہوگی تو اسے نسخ پر محمول کیا جائے گا یا اسے اسی طرح کی کسی دوسری حدیث کے معارض قرار دیا جائے گا)۔

اس کے برعکس اہل حدیث کا نقطہ نظر یہ ہے: جو اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کا ذکر کرتے ہوئے درج ذیل آیت کریمہ میں بیان فرمایا ہے

انّما کان قول المؤمنین اذا دعوا الی اللّٰہ ورسولہ لیحکم بینھم ان یّقولوا سمعنا واطعنا، و اولئک ھم المفلحون۔ ومن یطع اللہ و رسو لہ و یخش اللّٰہ ویتّقہ فاولئک ھم الفائزون۔ (النور: ۵۱-۵۲)

(مومنوں کی تو یہ بات ہے کہ جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جائیں تاکہ وہ ان میں فیصلہ کریں تو کہیں کہ ہم نے (حکم) سن لیا اور مان لیا، اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی فرمان برداری کرے گا، اور اس سے ڈرے گا تو ایسے ہی لوگ مراد کو پہنچنے والے ہیں)۔

یعنی وہ آیات و احادیث کو بلا سوچے سمجھے، محض اپنے آئمہ وفقہاء کے اقوال کی فوقیت کو ثابت کرنے کے لئے، منسوخ یا مرجوح قرار نہیں دیتے، نہ ان میں کوئی خود ساختہ تعارض قرار دیتے ہیں، اور نہ حیلہ سازیوں سے کام لیتے ہوئے ان کی تاویل کرتے ہیں، بلکہ ان کے آگے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین اور تبع تابعین یعنی قرون مشہود لہا بالخیر کے مسلمانوں کا یہی موقف تھا۔ تقلید جامد کا رواج چوتھی صدی ہجری کے بعد شروع ہوا تھا جیسا کہ قبل ازیں امام ابوزید دبوسیؒ اور شاہ ولی اللہؒ کے حوالہ سے ذکر کیا جا چکا ہے۔ تاہم تاریخ کے ہر دور میں اہل حق کا ایک ایسا مقدس گروہ بھی رہا ہے جو کسی جمود اور تقلید میں مبتلا ہوئے بغیر خالص کتاب وسنت پر عمل پیرا رہا ہے۔ حاملین کتاب وسنت کے اسی گروہ کے بارے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیش گوئی فرمائی تھی:

لا تزال طائفۃ من امتی ظا ہر ین علی الحقّ لا یضرّ ھم من خذ لھم حتّی یأتی امر اللہ (صحیح مسلم۔ حدیث نمبر ۱۹۲۰)

(میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، ان کی خرابی چاہنے والا انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے)

امام احمد بن حنبلؒ، امام عبداللہ بن مبارکؒ، امام بخاریؒ، امام علی بن مدینیؒ اور دیگر بہت سے محدثین کرام کی صراحت کے مطابق اس سے مراد اہلحدیث ہیں۔ تفسیر وحدیث وفقہ کی اکثر کتب میں دیگر مذاہب کے ساتھ ساتھ اہل حدیث کا ذکر بھی موجود ہے۔ برصغیر پاک وہند میں بھی ما انا علیہ و اصحابی کا مصداق حاملین کتاب وسنت کا یہ گروہ ہر دور میں، خواہ قلیل تعداد ہی میں، موجود رہا ہے۔ بارھویں صدی ہجری میں شاہ ولی اللہؒ نے اسے باقاعدہ ایک تحریک کی شکل دے دی۔ شاہ ولی اللہ صاحب میں یہ تبدیلی اس وقت آئی جب آپ نے فریضہ حج ادا کیا اور مکمل ایک سال حرمین شریفین میں بسر کیا۔ اسی اثناء میں آپ نے نامور مشائخ عرب سے روایت حدیث کی۔ بڑے بڑے علماء وفضلاء سے ملے اور ہر طبقہ کے مشائخ سے استفادہ کیا۔ ان میں سے شیخ محمد وفداللہ بن شیخ محمد سلیمان المغربیؒ، شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم کردیؒ، شیخ تاج الدین قلعی حنفیؒ، شیخ شناویؒ، شیخ احمد قشاشیؒ، سید عبدالرحمن ادریسیؒ، شیخ حسن عجمیؒ، شیخ احمد نخلیؒ اور شیخ عبداللہ بن سالم بصریؒ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اپنے وقت کے ان جلیل القدر علماء سے تلمذ ہی کا نتیجہ تھا کہ آپ مذاہب اربعہ میں سے کسی کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ آپ کا معمول تھا کہ اس مسئلہ پر عمل کرتے جس پر تمام فقہی مذاہب کا اتفاق ہوتا۔ اور اگر ایسا ممکن نہ ہوتا تو پھر اس مذہب پر عمل پیرا ہوتے جو دلیل کی رو سے زیادہ قوی اور صریح حدیث کے مطابق ہوتا۔ کتاب وسنت کی ترویج واشاعت ہی کے لئے آپ نے بے پناہ مشکلات اور مخالفتوں کے علی الرغم قرآن مجید کا فارسی میں ترجمہ کیا، الفوز الکبیر کے نام سے اصول تفسیر میں بلند پایہ کتاب لکھی۔ حدیث کی مشہور کتاب موطا امام مالک کی دو شرحیں لکھیں۔ ایک المصفی فارسی میں اور دوسری المسوی فی احادیث الموطا کے نام سے عربی میں۔

شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے مختلف علوم وفنون میں عربی وفارسی میں قریباً پچاس کتب تصنیف فرمائیں۔ یہ کتب علم وادب اور معرفت کے بحر ناپیدا کنار ہیں، لیکن آپ کا اصل شاہکار آپ کی کتاب حجۃ اللہ البالغہ ہے۔

اس میں آپ نے اسرار شریعت اور مصالح احکام کو ایسے دل نشین انداز میں بیان کیا ہے کہ متقدمین کے ہاں بھی اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ اجتہاد وتقلید کے موجوع پر اگر چہ آپ کی الانصاف فی بیان سبب الاختلاف، اور عقد الجید فی احکام الاجتہاد و التقلید وغیرہ مستقل کتب بھی ہیں، لیکن حجۃ اللہ البالغہ کے المبحث السابع میں اپنے مخصوص حکیمانہ انداز میں اہل رائے اور اہل حدیث کے فرق کو واضح کرتے ہوئے اس بات پر خوب روشنی ڈالی ہے کہ قرآن وحدیث کے نصوص کے مقابلے میں اقوال فقہاء کی کوئی حیثیت نہیں۔ شاہ صاحب نے کتاب و سنت کے مقابلے میں امام کی تقلید کو حرام قرار دیا ہے۔

سید سلیمان ندویؒ نے آپ کے بارے میں لکھا ہے: اب تک ہندوستان میں جو فقہ مروج تھی، وہ تمام تر فتاوی کی نقل در نقل کورانہ تقلید تھی اور ہر وہ کتاب جس کو کسی حنفی عالم نے پہلے لکھ دیا ہو، وہ استناد کے قابل سمجھی جاتی تھی اور خاص حضرت امام ابوحنیفہ کا مسلک بن جاتی تھی۔ شاہ صاحب نے اس تقلیدی فقہ کی جگہ تحقیقی فقہ کا رواج دیا، ہر مسئلہ میں وہ ہر امام ومجتہد کی مختلف رایوں اور اجتہادوں اور ان کی دلیلوں اور سندوں سے واقف تھے، وہ ان میں باہم تطبیق یا ترجیح دیتے تھے، مجتہدین کے اختلافات کے اسباب بتاتے اجتہاد وتقلید کی تشریح کی اور کتاب وسنت کے اتباع وپیروی کی دعوت عام دی۔ (مقالات سلیمان۔ ج ۲۔ ص ۴۶۔۴۷)

سید سلیمان ندوی صاحب مزید لکھتے ہیں:

شاہ عبدالحقؒ کی کوششوں کی تکمیل کی، تالیف وتحریر کے ذریعہ کتب حدیث کو عام کیا۔۔۔ ہندوستان میں حدیث کی درس وتدریس کے باقاعدہ حلقے قائم کئے، اور ان کے بعد ان کے تلامذہ نے تمام ملک میں پھیل کر اس فیض کو عام کیا۔ (حوالہ مذکور)

شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے تلامذہ سینکڑوں کی تعداد میں ہوں گے جن میں آپ کے چاروں صاحبزادگان حضرت شاہ عبدالعزیزؒ، شاہ رفیع الدینؒ، شاہ عبدالقادرؒ اور شاہ عبدالغنیؒ (والد گرامی شاہ اسماعیل شہیدؒ) بطور خاص قابل ذکر ہیں۔

حضرت شاہ عبدالعزیزؒ نے موطا، مشکوۃ المصابیح اور دیگر کتب حدیث کو مکمل طور پر اپنے والد گرامی سے پڑھا تھا۔ اپنے والد کی وفات کے بعد آپ ہی ان کی مسند پر فائز ہوئے اور اسے چار چاند لگادیئے۔ نہایت مستعدی اور سرگرمی کے ساتھ مختلف علوم وفنون خصوصاً حدیث کا درس دیتے کہ تشنگان علوم دیوانہ وار دور دراز کے علاقوں سے کھنچے چلے آتے تھے اور آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے کو باعث فخر سمجھتے تھے، الغرض وہ عظیم درسگاہ، شاہ عبدالرحیم نے جس کا سنگ بنیاد رکھا اور شاہ ولی اللہ نے جسے بام عروج پر پہنچادیا تھا، آپ نے اس کے وقار میں سرمو فرق نہ آنے دیا۔

بے شمار لوگوں نے آپ سے اکتساب علوم وفنون کیا جن میں آپکے برادران گرامی شاہ عبدالقادرؒ، شاہ رفیع الدینؒ، شاہ عبدالغنیؒ، مولانا عبدالحی بڈھانویؒ، مفتی الٰہی بخش کاندھلویؒ، مولانا مخصوص اللہؒ بن شاہ رفیع الدین، قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ، شاہ فضل الرحمن گنج مرادآبادیؒ، شاہ محمد اسحاق مہاجر مکیؒ، سید احمد شہیدؒ، اور شاہ محمد اسماعیل شہیدؒ بطور خاص قابل ذکر ہیں۔

اِمسال حج میں منیٰ وعرفات میں انتظامات کی اَپ گریڈیشن کی جائے گی۔ سعودی وزیر حج

سعودی عرب کے وزیر حج ڈاکٹر حمزہ بندر النجار نے کہا ہے کہ اس سال حج 2015 میں مشاعر مقدسہ (منیٰ وعرفات) میں انتظامات کی اپ گریڈیشن کی جائے گی جس سے زائرین کو سخت گرمی سے محفوظ رکھنے کے لیے ایئر کولرز اور سائے کا انتظام بھی کیا جائے گا اور نقل و حرکت کے لیے معیاری ٹرانسپورٹ مہیا کی جائے گی۔ ایسوسی ایشن آف ایشین حجاج کے کنوینر حافظ شفیق کاشف ان کے ساتھ ٹیلی فون پر گفتگو کررہے تھے انہوں نے کہا کہ مشاعر مقدسہ میں ٹرین پر 490000 زائرین فریضہ حج ادا کریں گے جن میں (60000) ساٹھ ہزار پاکستانی بھی ہوں گے۔ پرائیویٹ حج سکیم کامیاب ہے جس کے کوٹہ میں مزید اضافہ کیا جائے گا اور اس سال بھی کوئی نیا منظم کارڈ جاری نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ایسوسی ایشن آف ایشین حجاج کے مانیٹرنگ نظام سے زائرین کے حقوق کا تحفظ ہوگا پرائیویٹ ٹور آپریٹرز سعودی عرب میں اپنے اکاؤنٹس کھول سکیں گے جس کی مدد سے ان کا انتظام وانصرام کے لیے فنڈ ٹرانسفر کرنے کی سہولت ملے گی انہوں نے مزید کہا کہ خادم الحرمین الشریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود کی خصوصی ہدایت پر منیٰ وعرفات میں 32 ہزار نئے باتھ رومز بنائے جارہے ہیں اور اس سال حرم کی تعمیر کے بعد کوٹہ میں کمی کمی ختم کر کے تمام ممالک کا کوٹہ بحال کردیا جائے گا اور حرم شریف کے نئے گیٹ باب عبداللہ جو کہ خادم الحرمین الشریفین مرحوم شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود کے نام سے منسوب ہے رمضان المبارک سے قبل زائرین کے لیے کھول دیا جائے گا۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل ڈسکہ کی تشکیل نو

سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان نے اپنے دستوری اختیارات کے تحت اور مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل ڈسکہ کے دیرینہ خلفشار کے خاتمہ کے پیش نظر تحصیل ڈسکہ کے لیے درج ذیل نامزدگی کی ہے:

سرپرست: مولانا حافظ عبدالغفار، مولانا حافظ عبدالغفور طاہر

امیر: مولانا عبدالحفیظ مظہر ناظم: ڈاکٹر محمد ریاض

ان دونوں حضرات کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ امیر ضلع سیالکوٹ مولانا ملک محمد منیر، ناظم ضلع سیالکوٹ مولانا مفتی کفایت اللہ اور دونوں سرپرستوں کے مشورہ سے باقی عہدیدار مقرر کرلیں۔ اس مقصد کے لیے مولانا عبدالحفیظ مظہر ان حضرات کا ایک اجلاس طلب کرلیں جس کی صدارت امیر ضلع مولانا ملک محمد منیر کریں گے۔ اس اجلاس میں عہدیداروں کا چناؤ کرلیا جائے۔ جہاں تک سرپرستوں کا تعلق ہے ان دونوں میں سے کوئی سرپرست اعلیٰ نہیں کہلائے گا اور دونوں صرف سرپرست کے نام سے جانے جائیں گے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع وشہر شیخوپورہ کی تشکیل نو

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ نے جامعہ محمدیہ کانہانوالہ (شیخوپورہ) میں منعقدہ ایک حالیہ تقریب میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع وشہر شیخوپورہ کے لیے درج ذیل عہدیداروں کی نامزدگی کا اعلان کیا ہے:

ضلع		شہر	
امیر:	حافظ عبدالباسط شیخوپوری	امیر:	مولانا عزیز الرحمن شیخوپوری
ناظم:	حافظ عطاء الرحمن عامر	ناظم:	حافظ محمد نعمان
ناظم مالیات:	حاجی محمد نواز مغل	ناظم مالیات:	شیخ محمد شفیق

ضلع وشہر کی جمعیتوں کے درمیان تعاون وہم آہنگی کے لیے انہوں نے ایک رابطہ کمیٹی کا اعلان بھی کیا جس کے ارکان درج ذیل ہیں: صدر رابطہ کمیٹی قاری عبدالحفیظ۔ ..... چوہدری محمد منشاء (رکن)، میاں محمد راشد (رکن)، قاری عبدالرحمن (رکن)، چوہدری عبدالمجید (رکن)، چوہدری غلام رسول ورک (رکن)۔ منجانب: (بحکم امیر محترم) حافظ بابر فاروق رحیمی، ناظم مرکزی سیکرٹریٹ

تصویر کا دوسرا رخ

تحریر: جناب پروفیسر محمد عاصم حفیظ

ٹیکنالوجی کی ترقی نے میڈیا کو عالمی سیاست میں اہم ترین مقام پر فائز کر دیا ہے۔ بڑی طاقتیں اپنے مقاصد کے حصول کے لیے فوجی، سیاسی یا اقتصادی طاقت کی بجائے میڈیا کو استعمال کرنے لگی ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ اب فوجی طاقت کے ذریعے کسی کو غلام بنانے کا رواج نہیں رہا بلکہ میڈیا کے زور پر ذہنوں کو غلام بنایا جاتا ہے۔مختلف قسم کے ذرائع ابلاغ، فلم ٹی وی، انٹرنیٹ، اخبارات وغیرہ کے ذریعے نیوکالونیئل ازم کا ایک نیا تصور فروغ پا رہا ہے۔ یہ مضمون کیونکہ ایک فلم کے تناظر میں لکھا جا رہا ہے اس لئے فلم کے انتہائی اثر انگیز ذریعہ ابلاغ ہونے کا تذکرہ کرنا انتہائی ضروری ہے۔میڈیا کی ایک اہم ترین تھیوری میجک بلٹ تھیوری ہے۔ اس تھیوری کے مطابق میڈیا کسی بھی معاشرے پر گولی کی طرح اثر انداز ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔یعنی جیسے کسی ہتھیار سے نکلی ہوئی گولی آناً فاناً ہلاکت و تباہی کا باعث بنتی ہے اسی طرح میڈیا بھی معاشرے میں ایسا ہی کردار ادا کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ تھیوری جنگ عظیم کے دوران مغربی ممالک کی جانب سے بنائی جانیوالی فلموں کے اثرات جاننے کے بعد پیش کی گئی تھی۔ حال ہی میں ریلیز ہونیوالی بالی وڈ فلم ''پی کے'' کی مقبولیت اور بھارت کے ساتھ ساتھ پاکستانی اور دیگر ممالک میں اردو دان طبقے میں اس کے اثرات کو اسی تناظر میں دیکھا جا رہا ہے۔ اس فلم کا موضوع مذہب ہے جو کہ کارپوریٹ کلچر اور عالمی سرمایہ دارانہ نظام کی سیڑھیاں چڑھتے بھارت کا ہاٹ ایشو ہے۔ ہندومت نے برصغیر کے مخصوص معاشرتی رویوں کے باعث اس خطے کے بڑے طبقے کو اپنے ساتھ جوڑے رکھا ہے لیکن اب مغرب اور سائنس کے زیر اثر ابھرنے والی نوجوان نسل ہندومت کی فرسودہ رسومات، مافوق الفطرت نظریات اور عجیب و غریب عبادات کو بدھو سمجھنے لگی ہے اور وہ ہندو سادھوؤں اور مذہبی پنڈتوں کے طرز عمل کو شک کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ یہ نسل مذہبی طبقے کی کسی بھی طرح برتری تسلیم کرنے کو تیار نہیں۔ راقم نے ایک الگ مفصل مضمون میں اس ساری صورتحال کا جائزہ پیش کیا ہے جو کہ بھارت میں ہندومت اور سیکولرازم کی کشمکش کے بارے میں ہے۔اس تحریر کا مقصد فلم ''پی کے'' کا جائزہ لینا ہے جس نے نہ صرف مقبولیت اور کمائی کے ریکارڈ بنائے ہیں بلکہ کئی طرح کی نئی بحثوں کو بھی جنم دیا ہے۔فلم کا ذکر کرنا کچھ عجیب سا معلوم ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں یہ روایت بن چکی ہے کہ دین کی طرف ذرا سا بھی مائل ہوجانیوالوں کو دقیانوسیت کے طعنے ملنا شروع ہو جاتے ہیں کہ یہ بیچارے کسی پتھر کے زمانے میں جی رہے ہیں۔ ہمارا معاشرتی رویہ تو کچھ ایسا بن چکا ہے کہ دیندار ہونا تو بڑی بات اگر کسی پر دین کی طرف مائل ہونے کا شک بھی پڑ جائے تو اسے طرح طرح کے طعنوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے میں اگر کوئی کسی ہندی یا انگریزی فلم، مغرب زدہ کسی دانشور کی کسی گھٹیا سے گھٹیا ترین دلیل کو ماننے سے انکار کر دے یا اس کے بارے میں ناپسندیدگی کا اظہار کرے تو یقیناً اس کے دقیانوس اور قدامت پسند ہونے کے لئے کسی بھی اور دلیل کی ضرورت نہیں پڑتی۔ موقف یہ اختیار کیا جاتا ہے کہ آپ تو فلمیں دیکھتے ہی نہیں اس لئے آپ کو رائے دینے کا قطعا اختیار ہی نہیں۔ کسی حد تک یہ بات ٹھیک بھی ہے کہ ہمارے ہاں کے دینی حلقے فحاشی، موسیقی اور دیگر وجوہات کی بنا پر فلموں کے ذریعے معاشرے میں پھیلائے جانیوالے نظریات کے بارے کچھ زیادہ آگاہی نہیں رکھتے۔فلم پی کے کی پذیرائی اور مقبولیت نے بہت سے دینی حلقوں تک رسائی حاصل کی ہے۔ اس فلم کے بارے لکھنے کا خیال اس لئے پیدا ہوا کہ ایک ایسے ہفت روزہ اخبار میں اس فلم کا تذکرہ ہوا کہ جو ہندوستان پر تنقید اور ہندومت کا پوسٹ مارٹم کرنے میں شہرت رکھتا ہے۔ اس فلم کے سبق کو اسلام کی سچائی کی علامت قرار دیا گیا اور یہ کہا گیا کہ ثابت ہو گیا ہے کہ ہندو مذہب کس قدر کھوکھلا ہے اور یہ کہ ہندومت کے سامنے اسلام کی حقانیت ثابت ہوگئی ہے۔ ساتھ ساتھ احادیث کی روشنی میں اس بشارت کا بھی تذکرہ کر دیا گیا کہ اسلام ہی غالب آئے گا۔ ایک معروف یونیورسٹی کے اسلامک اسٹیڈیز کے معزز پروفیسر نے مجھے بتایا کہ انہوں نے جب سمسٹر ختم ہونے کے بعد طلبہ کو اپنے بارے میں فیڈ بیک کے لئے کہا تو کئی نے اپنے فارم میں لکھا کہ سر! آپ اتنے اچھے ہیں کہ اس گولے کے لگتے ہی نہیں ہیں۔ مجھے حیرانی اس وقت بھی ہوئی کہ جب اچھے خاصے دیندار لوگ ایک دوسرے کو یہ فلم ضرور دیکھنے کی تلقین کرتے نظر آئے اور مجھے اپنے ایک معزز دوست کے ذریعے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک بڑے اسلامک سکالر نے اس فلم کو مثبت کوشش قرار دیا۔ سوشل میڈیا پر بہت سے ایسے افراد جو کہ اسلام کے نام پر ادا کی جانیوالی فرسودہ رسومات اور تصوف کے پردے میں ہونیوالی خرافات پر تنقید کرتے ہیں' ان کی جانب سے بھی اس سب کے لئے ''رانگ نمبر'' کا تذکرہ سننے کو ملا۔حتی کہ ایک دینی جماعت کے سرگرم کارکن نے مجھے فخریہ انداز سے بتایا کہ اس نے یہ فلم تین سے چار بار دیکھی ہے۔ حد تو یہ ہے کہ سوشل میڈیا پر بعض سائبر مجاہد اس فلم کو اداکار عامر خان کے گزشتہ سال کئے جانیوالے حج اور اس دوران ایک نامور پاکستانی تبلیغی عالم دین کے ساتھ ہونیوالی ملاقات کا نتیجہ قرار دیتے نظر آئے۔ میڈیا کی تعلیم اور موجودہ دور میں میڈیا کو معاشرتی تبدیلی کے لئے ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کے حقائق کے پیش نظر یہ خیال ستانے لگا کہ چلو کچھ تو اس بارے میں اپنی رائے بھی دی جائے تاکہ بے دھیانی میں ایک خاص رو میں بہہ جانے والے اپنے مخلص احباب کو تصویر کا ایک دوسرا رخ بھی نظر آئے۔

سب سے پہلے تو یہ بات کہ ان سب قدردانوں کو اس بات کا پتہ ہونا چاہیے کہ یہ فلم جس مسلمان اداکار نے بنائی ہے اس نے دونوں شادیاں ہندو عورتوں سے کی ہیں اور ان کے گھر ابھی بھی ایک ہندو بیوی موجود ہے۔ بعض حلقوں کے مطابق مسز عامر خان کرن راؤ ملحد بن چکی ہیں۔ وہی عامر خان کہ چند ایسے سوال و جواب جو کہ ان

باقی صفحہ 15 پر

طب و صحت

خاموش قاتل..... بلڈ پریشر

جناب حکیم رفیق احمد صابر

دنیا بھر میں سب سے بڑے خوفناک مرض کی صورت میں سامنے آنے والی دل کی علامت بلڈ پریشر یعنی خون کی نالیوں کا سکڑنا اور پھیلاؤ ہونا ہے۔ سکڑ کے عمل کے دوران وہ خون کو ایک طرف سے جسم کے نظام دوران میں داخل کرتا ہے اور دوسری طرف سے گندے خون کی ایک مقدار پھیپھڑوں کو تازہ آکسیجن حاصل کرنے کے لیے روانہ کرتا ہے۔ اس کے بعد وہ تھوڑی دیر آرام کرتا ہے یعنی خون کو جسم اور پھیپھڑوں کی جانب روانہ کرنے کے بعد ایک مختصر عرصہ کے لیے اپنے آپ کو ڈھیلا چھوڑ دیتا ہے۔

یہ نظام اگر انسانی جسم میں ایک نظم و ضبط اور تسلسل سے جاری رہے تو انسان صحت مند کہلاتا ہے لیکن اس نظم و ضبط میں جب کبھی اور جہاں کہیں بھی خرابی واقع ہوتی ہے تو مرض رونما ہو جاتا ہے۔ دل انسانی جسم کو خون کی صورت میں غذا مہیا کرنے کا کام انجام دیتا ہے۔ یہ عضو رئیس بھی ہے۔ یہ اپنے پمپ کے دباؤ اور حرکت کی صورت میں 57cc خون اپنی ہر حرکت پر نالیوں میں پھینکتا ہے۔ دورانِ خون میں تین اُشیاء یا عوامل کارفرما ہیں' جو یہ ہیں:

(1) خون کا دباؤ (2) خون کا بہاؤ

(3) رکاوٹ

خون کا دباؤ:

خون میں دباؤ کی وجہ سے رطوبات (پلازما) کی کمی ہوتی ہے اور شریانوں میں اس کا بہاؤ سست ہوگا، خون گاڑھا ہوگا اور شریانوں میں اس کا گزر مشکل ہوتا چلا جائے گا۔ خون کے بہاؤ میں ایک دوسرا مانع پلازما یا رطوبات خون میں تحمی اجزاء کی موجودگی ہے لیکن پانی کی قلت انتہائی اہم ہے جبکہ پانی کی نسبت رطوبت خون کی اہلیت 5-1 تا دگنا ہوتی ہے گویا جوں جوں خون گاڑھا ہوگا، اس میں پانی کی مقدار کم ہوگی، خون کا دباؤ زیادہ بڑھے گا۔

بلڈ پریشر علامات مرض:

شروع میں جب مریض سیڑھیاں چڑھتا ہے یا کوئی سخت محنت والا کام کرتا ہے تو اس کا سانس پھولنے لگتا ہے، سینہ میں بوجھ یا دباؤ کا احساس ہوتا ہے، اس کے علاوہ دردِ سر، بے خوابی اور بے چینی مزاج میں چڑچڑاپن، رنج و غصہ میں مبتلا ہو جانا، دورانِ خون تیز ہو جانا، دماغ میں چھوٹی شریان کا پھٹ جانے سے دماغ کے اندر جریانِ خون ہو کر مریض کو سکتہ یا فالج ہو جاتا ہے۔

بلڈ پریشر اور قانونِ مفرد اعضاء:

بلڈ پریشر بذاتِ خود کوئی مرض نہیں بلکہ یہ خون کے دباؤ میں اتار چڑھاؤ کی ایک علامت ہے۔ نشہ آور چیزوں شراب، چرس، تمباکو کے استعمال سے یہ کیفیت پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ کثرت چائے نوشی، رات کو دیر تک جاگنے سے بھی خون کے دباؤ میں اضافہ ہو جایا کرتا ہے اور جو لوگ مرغن اغذیہ استعمال کر کے ورزش نہیں کرتے وہ بھی اس عارضہ کی زد میں آجایا کرتے ہیں۔ خواہشات نفسانی کے غلام اس ناگوار صورت سے دوچار ہو جایا کرتے ہیں۔ مرض کی تین صورتیں ہیں:

① دل کے فعل کی تیزی کی وجہ سے شریانوں میں سکیڑ پیدا ہو جاتا ہے جس سے دورانِ خون میں رکاوٹ پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ دل اس رکاوٹ کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے جس سے خون کے دباؤ میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ سانس تنگی سے آتا ہے، دل کے مقام پر درد اور گھٹن محسوس ہوتی ہے اور ساتھ اختلاجی کیفیت بھی ہوتی ہے۔ مریض کے قارورے کا رنگ سرخی مائل بہ سیاہ ہوتا ہے یعنی عضلاتی (خشکی) تحریک ہوتی ہے جس سے خون میں دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ پیٹ میں ہوا کا بھر جانا، قبض کا ہونا، سر میں درد، بے خوابی جیسی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

② جگر کے فعل کی تیزی کے سبب اس کی متعلقہ وریدوں میں سکیڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ دل میں تحلیل کی وجہ سے اس کا حجم بڑھ جاتا ہے جس سے خون کے بہاؤ میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے، اس رکاوٹ کو دور کرنے کے لیے نظام بدن خون کے دباؤ میں اضافہ پیدا کرتا ہے جس سے دل کی رفتار سست ہو جاتی ہے، اس کو ہی لازمی بلڈ پریشر کہا جاتا ہے۔

③ دماغ کے فعل میں تیزی ہو کر اس کی عروق کشادہ ہو جاتی ہیں جس سے دل کی حرکت سست پڑ جاتی ہے۔ دل پھول کر طبعی حجم سے بڑا ہو جاتا ہے جس سے دورانِ خون میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے، اس کو بلڈ پریشر کہتے ہیں۔

بلڈ پریشر بڑھانے والے عوامل

ہائی بلڈ پریشر میں عموماً جو اسباب ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں وہ گردوں اور جگر کا سکیڑ، دائمی قبض و تیزابیت، جسمانی و دماغی محنت، آنتوں کی عفونت، کثرتِ نشہ، شراب اور تمباکو نوشی، موسم و ماحول کی تبدیلی اور ہر ایسی علامت جس سے خون میں سے رطوبات کی کمی واقع ہو جاتی ہے۔

گردوں کی خرابی گردوں کی بیماریاں پریشر کا باعث بنتی ہیں جیسے پیشاب میں پروٹین کا آنا، گردوں میں رکاوٹ، رسولیاں، پتھریاں، سوزش بھی ان کو متاثر کر دیتے ہیں جس سے گردوں میں خرابی پیدا ہو کر پریشر بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔

تیزابیت و قبض: تیزابیت و قبض کی وجہ سے عضلات میں سکیڑ پیدا ہوتا ہے اور سکیڑ سے خون کے بہاؤ میں رکاوٹ پیدا ہو کر اس میں خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے جس سے بلڈ پریشر کا مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

مانع حمل ادویات: حمل کو روکنے والی ادویات نسوانی غدودوں کے جوہروں سے تیار ہوتی ہیں۔ اب یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ باقاعدگی سے یہ ادویہ کھانے والی خواتین کو بلڈ پریشر ہو جاتا ہے۔

عام طور پر بلڈ پریشر میں اضافہ خون کی نالیوں کے الاسٹک کی خرابی یا ذہنی دباؤ سے ہوتا ہے۔ ان خواتین میں اضافہ کی خاص وجہ ان گولیوں کا استعمال ہے۔ گولیوں کے اثرات سے عضلات میں سکیڑ واقع ہوتا ہے جس سے ان میں بلڈ پریشر میں اضافہ، دل کی بیماری اور فالج کے امکانات دوسری عورتوں سے زیادہ ہوتے ہیں۔

مقوی ادویات اور بلڈ پریشر: مردی کمزوری کے لیے استعمال کی جانے والی ادویات سے دل کی نالیوں کی بندش کے باعث دل کا دورہ پڑنے کے حادثات دیکھنے میں آئے ہیں۔ امریکہ کے ڈاکٹروں نے جو مقوی باہ دوائی ''ویاگرا'' نامی تیار کی ہے اس کے مضر اثرات کا۔

پوری دنیا میں ایک شور پیدا ہو گیا ہے۔ خود امریکہ میں گزشتہ چند برسوں میں کم از کم ہزاروں افراد کو دل کا دورہ پڑا ہے۔

مرض کیا ہے: غیر ہضم شدہ غذا سے خون گاڑھا ہو جاتا ہے جس سے شریانیں تنگ اور بے لچک ہو جاتی ہیں، اس حالت میں غذا کو ہضم کرنے کے لیے دل کو زیادہ خون پمپ کرنا پڑتا ہے اور اس طرح خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے جو بلڈ پریشر کا باعث بن جاتا ہے۔

ماحول: ماحول بھی ہماری صحت پر اپنے اثرات مرتب کرتا ہے۔ ذہنی دباؤ، تھکن اور اعصابی تناؤ کی کیفیت پیدا کر کے پریشر میں زیادتی کا باعث بنتے ہیں۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ شور بلڈ پریشر میں اضافہ کرتا ہے۔ آس پاس میں شور ہو یا ہمسایہ سے آنے والی آوازیں بھی پریشر میں اضافہ یا بے آرامی کا باعث ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر لوگ خاموش اور پرسکون علاقوں میں رہنا زیادہ پسند کرتے ہیں اور شوروغل ٹریفک کی آوازیں گاڑیوں کی دھمک بے سکونی سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔

خون: خون کے دو بڑے اجزاء ہیں: ایک ذرات خون۔ دوسرا رطوبت خون۔ ذرات خون کی بھی دو اقسام ہیں۔ ایک سرخ ذرات، دوسرے سفید ذرات، رطوبت کا سیال بیرونِ خلیات کا ایک حصہ ہے اور یہ سیال جو اندرونِ خلیات ہوتا ہے اس میں پانی کی قلت ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اس کے علاج میں رطوبت (پلازما) کو پیدا کیا جائے جس سے خون میں رطوبت کی قلت ختم ہو اور خون اپنی مقررہ مقدار میں جسم میں اپنا کام سرانجام دے سکے۔ قانونِ صابر کے مطابق یہ غدی مرض ہے لہٰذا اس کا اعصابی ادویہ واغذیہ سے علاج کیا جائے۔

غذائی علاج: مجدد طب حکیم انقلاب فرماتے ہیں کہ اس مسلم حقیقت سے کوئی صاحبِ بصیرت انکار کی جرأت نہیں کر سکتا کہ انسانی زندگی کے قیام اور صحت کاملہ کا دارومدار کھانے پینے اور ہوا پر ہے۔ اس اہم پروگرام میں غذا کو بے پناہ اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ غذا سے جو طاقت پیدا ہوتی ہے وہ اس صرف شدہ قوت کا بدل بنتی ہے جو انسان روزمرہ کے فرائض کی انجام دہی میں صرف کرتا ہے۔ بعض لوگوں میں کثرتِ محنت کی وجہ سے قوت بدنی کے زیادہ خرچ ہونے کے سبب تحلیل واقع ہو جاتی ہے۔ ان میں سے بعض دماغی محنت کرتے ہیں جس سے اعصابی دباؤ بڑھ کر پٹھے کمزور ہو جاتے ہیں۔ بعض لوگ جسمانی محنت تو نہیں کرتے اور اپنی نشت طلبی کے باوجود کھانے پینے کے بہت دلدادہ ہوتے ہیں۔ کثرتِ غذا کے سبب ان لوگوں کے گردے اور جگر اپنے وظائف مفوضہ کی انجام دہی سے قاصر ہو جاتے ہیں جس سے بدن کے اہم اعضائے جسمانی میں ضعف لاحق ہو کر صحت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچتا ہے۔ پس ہر انسان کے فرائض حیات کو سامنے رکھ کر اس کے لیے ایسی غذا کا تعین ضروری ہے جسے استعمال کر کے وہ اپنی روزمرہ کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو کر صحت مند اور تندرست رہے۔ یہ امر ماہرین کے نزدیک متفق علیہ ہے کہ پہلے انسانوں اور حیوانوں میں خون کی پیدائش غذا کی مرہون ہوتی ہے۔ خون پیدا کرنے میں کسی بڑے بڑے ٹانک حیاتین یا دیگر قوت پیدا کرنے والی ادویات کا کوئی عمل دخل نہیں۔ اس کے ساتھ یہ بات بھی یاد رہے کہ غذا اگر بھوک کے بغیر کھائی جائے تو اس سے خون کی پیدائش کے بجائے جسم میں تعفن وخمیر پیدا ہوگا جس سے معدی عوارض جنم لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قانونِ مفرد اعضاء کے حاملین مطب میں آنے والے ہر مریض کو اس امر کی ہدایت کرتے ہیں کہ جب تک شدید بھوک پیدا نہ ہو اس وقت تک کھانا نہیں کھانا چاہیے کیونکہ اس سے مریض کے جسم سے خمیر اور عفونت کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور مریض شاہراہِ صحت پر گامزن ہو کر کامل شفا سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔

ہائی بلڈ پریشر کے مریض کیلئے غذائی چارٹ

ناشتہ: تلبینہ (جو کا دلیا شہد+ دودھ کی مدد سے تیار)، حلوہ گاجر، حلوہ کدو، ساگو دانہ کی کھیر، کسٹرڈ، اُبلے ہوئے چاول، ہریرہ، مغز بادام، سویاں دودھ والی، دودھ جلیبیاں، اسپغول کی کھیر، مربہ سیب، مربہ گاجر۔

کھانا: مولی، گاجر، کدو، توری، اروی، شلجم، ٹینڈیاں، چقندر، دال ماش، دال مونگ، خرگوش، سری پائے، مغز بکرا۔

مصالحہ جات: سالن میں کالی مرچ اور دھنیا، زیرہ سفید ڈال کر دیسی گھی میں پکائیں۔

پھل: کیلا، گرما، شکر قندی، گنڈیریاں، مسمی، ناشپاتی، خربوزہ۔

میوہ جات: دودھ، رس گنا، شربت بزوری، شہد کا شربت، شربت نیلوفر، شربت صندل، ناریل کا پانی، تازہ پتلی لسی، کیلے کا ملک شیک، انار کا جوس۔ مسمی کا جوس۔

سلاد: کھیرا، مولی، گاجر، چقندر، امرود۔

نوٹ: ذیابیطس کے مریض اپنے معالج کی ہدایت پر عمل کریں۔

مجربات: غذائی علاج کے ساتھ مجربات کو بھی ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ ذیل میں چند اہم نسخہ جات قلمبند کیے جا رہے ہیں۔

ھوالشافی: کشتہ ابرک سفید 4 تولہ، گلوکوز 4 تولہ، قلمی شورہ ایک تولہ، الائچی سبز ایک تولہ۔

ترکیب تیاری: تمام ادویہ کو نہایت باریک کر کے اعلیٰ قسم کا کشتہ اس میں ڈال کر محفوظ کر لیں بس تیار ہے۔

مقدار خوراک: ایک ماشہ صبح شام منہ میں رکھ کر چٹائیں یا نیم گرم دودھ سے استعمال کریں۔

فوائد: ہائی بلڈ پریشر کو منٹوں میں سکون مہیا کرتا ہے۔ خفقان دل کی گھبراہٹ، سانس پھولنا اور پیاس کی شدت کو ختم کرتا ہے۔

تریاق فشار: اسرول آدھا تولہ، صندل سفید 5 تولہ

ترکیب تیاری: تمام ادویہ کو نہایت باریک سفوف بنا لیں۔ 4 رتی سے ایک ماشہ دن میں چار بار عرق گاؤزبان پانچ تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔

جوارش شاہی: مربہ سیب 5 تولہ، مربہ گندد، کشنیز خشک 5 تولہ، الائچی خورد 2 تولہ، صندل سفید 2 تولہ، گلِ سُرخ 2 تولہ، شہد سہ چند۔

تمام ادویہ کو معروف طریقہ سے جوارش تیار کر لیں اور 6 ماشہ سے ایک تولہ تک دن میں دو سے چار بار تک کھلائیں۔

❀❀❀❀❀

حرمت رسول ﷺ کانفرنس

❀ جامع مسجد توحید اہلحدیث مرزا گاؤں میں 14 فروری 2015ء کو حرمت رسول ﷺ کانفرنس ہوئی' کانفرنس میں دیگر مقررین کے علاوہ مقامی امیر حافظ فیصل بلال نے سیرت النبی ﷺ پر خطاب کیا اور گستاخ رسول کی سزا سرتن سے جدا پر ایمان افروز بیان کیا۔ اس موقع پر ثاقب مصطفیٰ' حاجی عبدالحفیظ' قاری امیر نواز' قاری یونس بھی موجود تھے۔

منجانب: ضلعی سیکرٹری نشرواشاعت ثاقب مصطفیٰ

0336-5385616

اخبار الجماعۃ

ڈاکٹر پروفیسر احمد بن یوسف الدریویش کے اعزاز میں حکومت پاکستان کی طرف سے مبارکباد کی تقریب

وفاقی وزیر مذہبی امور سردار محمد یوسف نے اسلامک یونیورسٹی کو عظیم ادارہ قرار دیا اور ڈاکٹر احمد الدریویش کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے عربی زبان کو فروغ دینے کے لئے حکومتی کوششوں کا ذکر بھی کیا، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی کے ساتھ باہمی تعاون کے تحت پہلے مرحلے میں 50 فیصد طلبہ کو عربی کی تعلیم دی جائے گی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ روز مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد کی طرف سے انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے صدر پروفیسر ڈاکٹر احمد بن یوسف الدریویش کے اعزاز میں ایک پُروقار استقبالیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس تقریب میں مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام اور سفارت کاروں نے شرکت کی۔ انہوں نے پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم خادم الحرمین الشریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز پاکستان سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔ یہ تعلقات موجودہ خادم الحرمین الشریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز کے دور میں مزید مستحکم ہوں گے۔ سعودی سفارت خانے کے تعاون کو سراہتے ہوئے بتلایا کہ وزارت حج کو جب بھی کوئی ضرورت پڑی تو سعودی سفارت خانے نے بہت زیادہ تعاون کیا۔ اس طرح سعودیہ کی منسٹری آف حج پاکستان کی وزارت حج کے ساتھ تعاون کرتی ہے۔ انہوں نے پاکستان میں قرآن کمپلکس کے قیام کا ذکر کیا۔ سابق وزیر محمد اعجاز الحق نے انٹرنیشنل یونیورسٹی کے قیام کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اسلامک یونیورسٹی کے ریکٹر معصوم یٰسین یوسف زئی نے کہا کہ قرآن کمپلکس اسلامک یونیورسٹی میں قائم ہونا چاہیے۔ اسلامک یونیورسٹی کے صدر ڈاکٹر احمد بن یوسف الدریویش نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد کی طرف سے میرے اعزاز میں منعقدہ استقبالیہ حقیقت میں یونیورسٹی کے لئے اعزاز ہے اور یہ سعودی عرب کی تکریم ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامک یونیورسٹی عالم اسلام کی یونیورسٹی ہے اس کی ترقی ہمارا فرض ہے اور سعودی حکومت اس کی ترقی کے لئے ہر قسم کا تعاون کرنے کو تیار ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یونیورسٹی میں زیر تعلیم 35 ہزار طلبہ میں سے نصف تعداد طالبات کی ہے۔ امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد حافظ مقصود احمد نے سپاس نامہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ حکومت سعودیہ نے ڈاکٹر احمد بن یوسف الدریویش اسلامک یونیورسٹی میں بھیج کر پاکستان پر احسان کیا ہے کیونکہ جب سے ڈاکٹر احمد بن یوسف الدریویش تشریف لائے ہیں یونیورسٹی میں تمام شعبہ جات میں بہتری آئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سعودی عرب اور پاکستان کے تعلقات کی بنیاد اسلام ہے۔ (ایم این اے سلفی) پریس سیکرٹری اسلام آباد

علامہ قاری عبدالخالق رحمانی نمبر کی اشاعت

جامعہ بحرالعلوم السلفیہ میرپور خاص کا ترجمان مجلّہ ''بحر العلوم'' اس بار جماعت اہلحدیث کی عظیم شخصیت فضیلۃ الشیخ علامہ قاری عبدالخالق رحمانی رحمہ اللہ کی شخصیت پر اپریل 2015ء میں ایک ضخیم نمبر شائع کر رہا ہے۔ تمام اہل قلم سے گذارش ہے کہ وہ قاری صاحب کی شخصیت پر مضامین ارسال فرمائیں۔

منجانب: افتخار احمد الازہری 0332-2919002

جامعہ بحرالعلوم السلفیہ میرپور خاص سندھ

دوسرا ششماہی اجتماع

حفظ وتجوید وقراءت کی معیاری درسگاہ ربانیہ اسلامک سنٹر گوجرانوالہ میں یکم فروری بروز اتوار بعد نماز عصر ششماہی امتحانات کے بعد نتائج کے موقع پر اجتماع منعقد ہوا۔ قاری عثمان یعقوب سلفی اور قاری عدنان شفیق نور پوری نے تلاوت اور حافظ محمد خان نجیب نے نعت شریف پیش کی۔ مولانا حکیم عثمان بشیر سعیدی نے ششماہی امتحانات کے نتائج کا اعلان کیا۔ بعد ازاں مولانا صادق عتیق صاحب، شیخ الحدیث مولانا عبدالحمید ہزاروی نے مساجد ومدارس اور دینی تعلیم کی اہمیت پر شاندار خطابات فرمائے۔ حضرت ہزاروی صاحب کی دعائے خیر پر اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

منجانب: (قاری) عنایت اللہ ربانی کاشمیری

مدیر ربانیہ اسلامک سنٹر گوجرانوالہ

ضرورت خادم

جامع مسجد عمر فاروق اہلحدیث گرین ٹاؤن لاہور میں خادم کی ضرورت ہے جو شادی شدہ اور باشرع ہو۔ رہائش اور معقول وظیفہ دیا جائے گا۔

رابطہ: (مولانا) محمد منشا 0341-4139394

درسِ قرآن حکیم

22 فروری 2015ء بروز اتوار بعد نماز مغرب جامع مسجد ریاض الجنہ اہلحدیث اقبال ٹاؤن بالمقابل فاروق ہسپتال بھیکے والا موڑ لاہور میں پروفیسر حافظ عبدالستار حامد امیر پنجاب ''مسجدیں کون آباد کرتے ہیں'' کے عنوان پر خطاب فرمائیں گے۔ نوٹ: خواتین مسجد کی گیلری میں بیٹھ کر خطاب سماعت کر سکتی ہیں۔

المشتہر: محمد شفیع طاہر، خطیب مسجد ہذا 0322-6583661

اظہار تعزیت

گزشتہ دنوں حضرت مولانا حافظ عبدالستار الحماد صاحب کی پوتی اور پروفیسر احمد حماد صاحب کی بیٹی مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل اور اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ ادارہ لواحقین کے صدمہ میں شریک ہے۔ (ادارہ)

ماہانہ اجلاس تحصیل سانگلہ ہل

7 فروری 2015ء بروز اتوار بعد نماز ظہر جامع مسجد اہلحدیث باغ والی میں زیر صدارت امیر تحصیل سانگلہ ہل جناب محمد احمد منعقد ہوا۔ جس میں کثیر تعداد میں ارکان شوریٰ نے شرکت کی اور ناظم تحصیل سانگلہ ہل، مدثر عزیز، ڈاکٹر احمد، قاری عبدالغفار، قاری محمد اکرم اور قاری قدرت اللہ نے خطاب کیا۔ امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان پروفیسر سینیٹر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کی قیادت پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ منجانب: نصراللہ چٹھہ

انتقال پر ملال

مولانا محمد اقبال قریشی مرحوم سابق خطیب جامع مسجد منور اہلحدیث قلعہ گوجر سنگھ لاہور کی اہلیہ محترمہ۔ حافظ شفیق الرحمٰن قریشی (دبئی) کی والدہ محترمہ اور میری تائی جان 21 جنوری کو تقریباً 85 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ نیک سیرت خاتون تھیں۔ ان کا پہلا جنازہ قلعہ گوجر سنگھ لاہور میں ظہر کے بعد مولانا محمد رمضان سلفی نے پڑھایا جبکہ دوسرا جنازہ نماز مغرب کے بعد ان کے آبائی شہر نظام آباد (وزیر آباد) میں راقم الحروف نے پڑھایا۔ ابھی یہ صدمہ تازہ تھا کہ یکم فروری کو انہی کے داماد حکیم نصیر احمد بھٹی منصورہ میں ہارٹ اٹیک سے انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ یوں ہمیں یکے بعد دیگرے دو صدموں سے دوچار ہونا پڑا۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور جوارِ رحمت میں جگہ نصیب فرمائے۔ (آمین!)

شریک غم: بلال احمد قریشی، خطیب ومدیر جامعہ ابی ہریرہ اہلحدیث، طیبہ کالونی، شرقپور، ضلع شیخوپورہ

اظہار تعزیت

جامعہ بحرالعلوم السلفیہ میرپور خاص کے امیر چوہدری عنایت اللہ بھٹی ناظم، مولانا عبدالرحمٰن سلفی، ڈاکٹر محمد اقبال حنیف، مولانا محمد اکرم، راقم، چوہدری احمد دین، مولانا عبدالشکور ودیگر احباب جماعت نے خادم الحرمین الشریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کے انتقال پر گہرے حزن وملال کا اظہار کیا ہے اور ان کی ہمہ جہت خدمات پر خراج عقیدت پیش کیا ہے اور ان کی بلندیٔ درجات کی دعا کی ہے۔

رپورٹ: شفیق الرحمٰن جنرل سیکرٹری AYF چک نمبر 136 دس آر۔ جہانیاں

قاری محمد یعقوب طاہر اور مولانا عبدالحفیظ کی امیر محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ سے ملاقات

مرکزی دفتر 106 راوی روڈ میں علماء کرام کی گرفتاریوں کے سلسلہ میں بات چیت ہوئی۔ امیر محترم نے پاکپتن میں کارکنان مرکزی جمعیت اہلحدیث کی گرفتاریوں پر لائحہ عمل بتایا اور اظہار افسوس کیا کہ ہمارے کارکنان پر تکفیر کا الزام لگا کر گرفتار کرنا نہایت افسوسناک ہے۔ قاری محمد یعقوب طاہر نے بتایا کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع پاکپتن ہر طرح انتظامیہ کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ہمارے ساتھیوں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ قاری محمد اکرام ونوضلعی رہنما ہیں ان کی گرفتاری کے لیے بھی پولیس چھاپے مار رہی ہے اور دیگر کارکنان جن کی تعداد تقریباً 11 ہے۔ ان میں ایک بزرگ آدمی جس کی عمر تقریباً 91 برس ہے کو پولیس گرفتار کر چکی ہے۔ رابطہ: 0304-8258279

قاری محمد خان کو صدمہ

قاری محمد خان (ڈھوک فقیر والے) جماعت کے متحرک کارکن ہیں ان کا خاندان پڑھے لکھے افراد پر مشتمل ہے۔ ان کی والدہ محترمہ انتہائی نیک اور صالحہ خاتون تھیں جو وفات پا گئیں اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اپنے پیچھے نیک اولاد سوگوار چھوڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بشری لغزشوں کو معاف فرمائے اور جنۃ الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ نماز جنازہ قاری صاحب نے خود پڑھائی۔ مولانا عبدالرزاق عفیف سرپرست ضلع چکوال نے حاضر ہو کر تعزیت دعا مغفرت اور صبر کی تلقین کی۔

فری اسلامک ایس ایم ایس سروس

مرکزی جمعیت اہلحدیث اٹک کی جانب سے عوام کو دین اسلام سے روشناس رکھنے کے لیے فری اسلامک سروس mjahatk کے نام سے متعارف کروائی گئی ہے جس میں قرآنی آیات، احادیث مبارکہ Send کی جائیں گی۔ موبائل پر سروس لگوانے کے لیے پہلے ایس ایم ایس میں START لکھ کر 40404 پر سنڈ کریں۔ دوسرے ایس ایم ایس میں اپنا نام ٹائپ کر کے 40404 سنڈ کرنا ہے پھر تیسرے ایس ایم ایس میں Follow mjahatk لکھ کر 40404 پر سنڈ کرنا ہے۔ سروس لگوانے پر پہلی دفعہ 1 روپیہ چارج ہوگا۔ پھر روزانہ فری اسلامک ایس ایم ایس موصول ہوں گے۔

منجانب: ضلعی سیکرٹری نشرواشاعت ثاقب مصطفیٰ
0336-5385616

شریک غم: اراکین مرکزی جمعیت ڈھوک فقیرا۔ تلہ گنگ

گزشتہ روز مرکزی جمعیت اہلحدیث چک نمبر 136 دس۔آر کے رہنما ماسٹر بشیر احمد مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! ان کی نماز جنازہ مولانا محمد یوسف آف بورے والا نے پڑھائی، تنظیم کے کارکنان نے مرحوم کے صاحبزدگان محمد جاوید، محمد آصف سے اظہار تعزیت کیا، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!
شفیق الرحمٰن جنرل سیکرٹری AYF چک 136 دس۔آر جہانیاں

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش
مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔
گولڈن
نام ہی کافی ہے
ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)
مساجد کے لئے خصوصی رعایت
امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں۔
ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ
0300-6430739
055-4213430

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر
نام ہی کافی ہے
نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)
فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ
فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029
محمد ذیشان ربانی
0343-6007696

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier
الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر
نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے
ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔
پروپرائیٹر محمد عثمان
Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167
نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

المسائل
للإمام الحافظ محمد بن عثمان بن أبي شيبة
جزء
علي بن محمد الحميري
مکتبہ اسلامیہ
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 041-2631204 - 2641204
بمقابل سٹی بک پوائنٹ نیل پنول پمپ گوجرانوالہ 042-37244873 - 37232389
Email: maktabaislamiyah@gmail.com, Visit on Facebook page: maktabaislamiyah

ھدیۂ تبریک

28 جنوری 2015ء کو مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع ننکانہ کا انتخابی اجلاس، مصطفیٰ آباد منڈی وار برٹن تحصیل و ضلع ننکانہ میں جناب **ملک ذوالقرنین ڈوگر** (ایم پی اے) کی صدارت اور جناب ڈاکٹر **طارق عباس چوہدری** ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع فیصل آباد اور جناب حافظ **ذاکر الرحمٰن صدیقی** صدر اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کی نگرانی میں منعقد ہوا۔ حافظ میاں **محمد طیب** ناظم دفتر مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع فیصل آباد بھی اجلاس میں موجود تھے۔ حضرت مولانا **محمد سلیمان اظہر** اور حضرت حافظ **خان محمد** بالترتیب امیر اور ناظم بلا مقابلہ منتخب ہوئے۔

تحصیل ننکانہ کا انتخاب

تحصیل ننکانہ کے لیے حضرت مولانا ماسٹر **محمد زبیر** کو امیر حضرت مولانا **حافظ محمد احسان الٰہی** ربانی کو ناظم اور مولانا شیخ خلیل احمد چاولہ کو ناظم مالیات منتخب کیا گیا۔

ہم ان سب کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

منجانب

حافظ **ثناء اللہ** سیف

خادم العلماء

مہتمم و سرپرست مدرسہ محمدیہ ستاریہ للبنین والبنات

(یادگار حضرت مولانا عبدالستار۔ مگ بلوار بوست حضرت مولانا محمد حسین بیدھڑ بھوی)

بائی پاس، کالے داد، مصطفیٰ آباد منڈی وار برٹن تحصیل و ضلع ننکانہ

(ملونا) **انس** بخاری

(ملونا) **انیس** بخاری

(ملونا) **اویس** بخاری

(ملونا) قاری **شاہ محمد** بخاری

اہلحدیث کانفرنس ملکے کلاں

بتاریخ 3, 4 اپریل 2015ء بروز جمعہ ہفتہ دو روزہ سالانہ اہلحدیث کانفرنس جامع مسجد قدس اہلحدیث مولانا فیروز دین ملکے کلاں سیالکوٹ میں منعقد ہوگی۔ احباب جماعت کانفرنس کی تاریخ نوٹ فرمالیں۔ شکریہ

منجانب: ڈاکٹر عبدالسمیع، نمائندہ خصوصی ہفت روزہ اہلحدیث

اسلامی مرکز نکاح

اولاد کے نکاح کے سلسلے میں پریشان والدین متوجہ ہوں

اسلامی مرکز نکاح عرصہ 10 سال سے مسنون رشتوں کے لیے پیش پیش ہے۔ پاکستان بھر سے اچھی شہرت کے حامل شادی دفاتر اور جید علماء کرام کی معاونت اور رابطے کے ساتھ، ہمارے پاس پاکستان اور بیرون ممالک سے ہر طرح کے مسنون رشتے موجود ہیں۔ پریشان والدین اپنی اولاد کی شادی کے سلسلہ میں رابطہ فرمائیں۔

نوٹ: لالچی حضرات، دنیاوی رسم و رواج کو پسند کرنے والے اور جہیز کے متمنی ہرگز رابطہ نہ کریں۔ قرآن و حدیث کے پیغام پر عمل کریں اور مسنون شادی کو فروغ دے کر نکاح کو آسان بنائیں۔

رابطہ قاری **عبدالغفور راشد** چونگی امرسدھو۔ لاہور

0301-4559652

0313-6529093

جوھر نایاب

جدید طبی ریسرچ — مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "**جوھر نایاب**" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعائیت

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)

سپر سٹار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645

055-4237974

0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔ یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

جامع مسجد ابوبکر صدیق اہل حدیث کرول وار

10 مارچ 2015 منگل بعد نماز مغرب

سنت میرے آقا کی سینے سے لگا لینا ☆ حدیث قرآن وسنت کہو کہو بعد ہمارے

سیرت سالانہ کانفرنس 15

ایمان افروز

خطاب فضیلۃ الشیخ محمد حنیف رباقی حفظہ اللہ

خطاب فضیلۃ الشیخ منظور احمد حفظہ اللہ

خطاب فضیلۃ الشیخ محمد متین خالد حفظہ اللہ

خطاب فضیلۃ الشیخ محمد لقمان سلفی حفظہ اللہ

خورشید احمد خلیق

محمد نثار احمد

قاری راشد محمود

محمد عارف شاہ

مرکزی جمعیۃ اہل حدیث کرول وار لاہور

0333 4727250

ناظم اعلیٰ: حافظ محمد ابراہیم سلفی

ناظم مالیات: حافظ محمد شریف

ناظم اعلیٰ: حافظ محمد اسلم بلال

ناظم اعلیٰ: محمد صفدر قاسمی

ناظم اعلیٰ: محمد یٰسین سلفی

ناظم اعلیٰ: محمد صفدر سلفی

دار الایمان پرنٹرز 0334-4387577

اعصاب اور مردانہ امراض کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ

مکمل علاج، مکمل خوراک

فیصل

قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام

معجون قوتِ اعصاب زعفرانی

133 اجزاء کا اکسیر مرکب

☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پر کیف
☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید
☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ
☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید

زعفران	جائفل	ناگر موتھ	مغز بندق	آرد خرما	جوہر آہن
مصطگی	جلوتری	تج	مغز بنولہ	سنگھاڑا	کشتہ چاندی
مروارید	دار چینی	اکر	الائچی خورد	پنج کا بیج	شکوفہ اذخر
ورق طلاء	لونگ	مائیں	الائچی کلاں	پنج عشق پنجہ	
ورق نقرہ	گوند کیکر	جڑ مونگے	ترنجبین	ماہلجر	
مغز چلغوزہ	مغز بادام	رس کٹوائی	ببہن سفید	گوند کتیرہ	

اجزائے معجون 33 اجزاء

پاکستان بھر میں فری ہوم ڈلیوری 0314-3085577

معجون تسکین دل

دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے۔

☆ دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ
☆ دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔
☆ جگر و معدہ کی اصلاح کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے۔
☆ عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی مؤثر اور مفید ہے۔

قیمت 1200 روپے

وزن 500 گرام

آب سیب	آب انار	آب ادرک	ورق نقرہ	تخم خرفہ
آب بہی	آب لیمن	شہد خالص	ببہن سفید	عود ہندی
زعفران	مروارید	ورق طلاء	کشنیز	بادر نجبویہ
ابریشم	گل سرخ	گل نیلوفر	تخم کاہو	دروچ عنقربی
صندل سفید	طباشیر	آملہ	جوہر مرجان	مغز تربوز
کل دنجی	الائچی خورد	کہربا شمی	ببہن سرخ	

اجزائے کا اکسیر مرکب

فیصل FOODS سٹار پلازہ ڈی گراؤنڈ سپلیز کالونی فیصل آباد

عمرہ گروپ

AL-AMMAR
Travels & Tours (Pvt.) Ltd.
Lic#: LH-5503

بکنگ جاری ہے

روانگی مورخہ

23 مارچ 2015ء
ان شاءاللہ

العمار حج و عمرہ گروپ آرگنائزر

گروپ میں شمولیت کیلئے فوری رابطہ کریں

چیف ایگزیکٹو
حبیب الرحمٰن
0321-5004846,0300-9424846

حج 2015ء کی بکنگ جاری ہے معلومات کیلئے رابطہ کریں

العمار ٹریولز اینڈ ٹورز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

لاہور آفس
آفس نمبر LGF-19، ابرار بزنس سنٹر
وحدت روڈ، لاہور
فون: 042-37428376, 37503100

راولپنڈی آفس
آفس نمبر 18، گراؤنڈ فلور، رائل پلازہ
6th روڈ (مری روڈ) راولپنڈی
فون: 051-4419465-6

Email: alammar.travels@gmail.com

ہم

مجاہد انتھک

جناب

حافظ عبدالسمیع اوکاڑوی کو

امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع اوکاڑا

0343-6505260 / 0300-7539012

اور

جناب میاں غلام مصطفیٰ آصف جھجھ

آف جھجھ خورد

0336-6947085

کو ناظم ضلع اوکاڑا

جناب چوہدری محمد اسماعیل

5/4-L اوکاڑا

0342-6742019

کو ناظم مالیات ضلع اوکاڑا

منتخب ہونے پر ان کی قیادت پر بھرپور اعتماد کرتے ہوئے مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع اوکاڑا کے تمام اراکین شوریٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور دلی **مبارکباد** پیش کرتے ہیں

منجانب: حافظ محمد یحییٰ طاہر آف مدینہ منورہ سعودی عرب

+966 559571563

+92 3424343000

مولانا احمد یار صدیقی نائب امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب

A product of **BMA** Pharma

BMA
Since 1952

MAJOON KABEER (ZAFRANI)

لیجئے

جسم میں تازگی وتوانائی
کی اک نئی لہر

معجون کبیر (زعفرانی)

Revitalizer, Aphrodisiac

زائل شدہ قوت بحال کر کے جسم کو توانا کرتی ہے
اعصابی کمزوری، طبیعت کا بوجھل پن اور تھکاوٹ دور کرتی ہے
مقوی اعصاب واعضائے رئیسہ ہے
جسم میں چستی اور طاقت پیدا کرتی ہے
زعفران اور دیگر خالص قیمتی نباتاتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہے
مضر مابعد اثر سے پاک ہے

نئی امنگ، نئی ترنگ زندگی میں بھرے نیا رنگ

BMA Pharma (Herbal)
1.5 km. Faisalabad Road Okara.
Ph: (044) 2514023, 2514123, Fax: (044) 2523205

BMA
Since 1952

Weekly AHL- E - HADITH
CPL No 116
106, Ravi Road Lahore (54000)
E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE: www.ahlehadith.org
Head Office:
Tell. 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith
042-37720257
Paigham T.V:
042-37722876

اعلان برائے تعمیر مساجد و نلکہ جات

جامعہ اسلامیہ و علوی ٹرسٹ سابقہ کاوش کے ساتھ اہل حدیثوں کی خدمات میں سرگرم عمل ہے۔ مساجد اور نلکہ جات کے نئے پروگرام کے مطابق ادارہ ھذا نئی درخواستیں جمع کر رہا ہے۔ جو فرد اپنی درخواست جمع کروانا چاہتا ہے تو وہ بذریعہ ایمیل فارم منگوا سکتا ہے۔ فارم پر کر کے بذات خود جمع کروانے کے بعد ٹوکن حاصل کرے۔ یاد رکھیں سابقہ سالوں میں بہت سے افراد نے اپنی درخواستیں جمع کروائی ہیں لیکن ان کے کوائف نئی متطلبات (Requirement) کے مطابق نامکمل ہیں۔ لہذا اپنی درخواستیں نئے فارم کے مطابق جمع کروائیں اور ٹوکن حاصل کریں۔ درخواست دہندہ خود تشریف لا کر درخواست جمع کروائے اور ٹوکن نمبر پر اپنی فائل کی متابعت یا پوچھ گچھ کر سکتا ہے۔

ہمارے پاس 2015م میں مندرجہ ذیل منصوبہ جات رہیں گے۔

ڈیرہ جات کی مساجد 60 افراد کے لیے	85 سے 100 افراد کی مساجد
مسجد مع مدرسہ تحفیظ گاؤں یا بستیوں کے لئے	150 افراد سے اوپر گنجان آبادیوں کے لیے
مراکز اسلامیہ	چھوٹے بڑے نلکا جات۔
نلکا و پمپ، مع اماکن وضوء	مدارس تحفیظ (دو کمروں سے تین کمروں پر مشتمل)
واٹر سپلائی بور (گاؤں بھر یا بستی میں پانی کی فراہمی کے لیے پائپوں کے ساتھ)	

یاد رکھیں ادارۃ المشاریع کی مختلف کمیٹیاں ہیں۔ جو موقع کا وزٹ کر کے موقع کا جائزہ لیکر درخواست دہندہ کی طلب پر تعین کریں گی کہ آیا موقع پر مطلوبہ منصوبے کی ضرورت ہے یا نہیں۔ اس کمیٹی کی رپورٹ اور ان کی رضامندی پر ضرورت کے مطابق موقع پر مشروع کی تنفیذ کی جائے گی۔ بذریعہ ڈاک وصول ہونے والی درخواست پر ٹوکن جاری نہیں کیا جائے گا۔

نوٹ درخواستیں جمع کروانے کی مدت میں ایک ماہ کا اضافہ کر دیا گیا ہے اب درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 مارچ ہے۔

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ	فارم منگوانے کے لیے ای میل ایڈریس	فارم جمع کروانے کا ایڈریس
31/03/2015	jislamia_charity @yahoo.com فون 0336-6060444	المعهد الشرعی مظفر گڑھ روڈ، نزد عمر حسن پٹرولیم جوہر آباد، خوشاب

منجانب

خالد شاہ محمد علوی

رئیس إدارة المشاريع والبرامج الدعوية

آفیسرز کالونی، مظفر گڑھ روڈ، جوہر آباد، خوشاب 045-4720004